

قادیانی
اسلام کے
سے بڑے
دشمن ہیں

ہفتہ حب نبوة

INTERNATIONAL KHAM-E-NUBUWWAT KARACHI
URDU WEEKLY PAKISTAN

شمارہ ۲۷۰، ۱۹ جولائی ۲۰۰۶ء مطابق ۱۴۲۷ھ

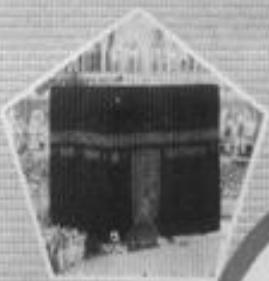
جلد: ۲۵

مُتّکَرِّز

فتراء و سُنّت، احتجاج
اور عقل کی روشنی میں

صنف نازک
تہذیب و تدریث کے آئینے میں

دیوبی میسح



شہید اسلام حضرت مولانا محمد فیض الحسینی رضی اللہ عنہ

اپ کے مسائل

ج:..... تماز چھوڑنا اور دیگر احکام اسلام کو چھوڑنا سخت گناہ اور معصیت ہے۔ احادیث میں تماز چھوڑنے والے کے لئے سخت وحیدیں آئیں ہیں اور ان احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے انسان فاسق ہو جاتا ہے اور آخرت میں عذاب میں جتنا ہونے کا اندر یہ ہے۔

لیکن اس کے باوجود اگر اپنے بدل ٹھنڈ کا عقیدہ سمجھ ہو تو حیدور سالت پر قائم ہو ضروریات دین کو مانتا ہو وہ آخر کار جنت میں جائے گا خواہ مزا سے پہلے یا مزا پانے کے بعد لیکن اگر کسی کا عقیدہ ہی خراب ہو کفر اور شرک میں جتنا ہو یا ضروریات دین کا انکار صریح باتا تو میں کرے تو اپنے ٹھنڈ کی وجہ سے کبھی نہ ہو گی وہ بیش بیش کے لئے جہنم کی آگ میں رہے گا کبھی اس کو دوزخ کے عذاب سے رہائی نہیں ملے گی۔

حضرت ﷺ کے قول اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا

تو فلاں ہوتا کامصدق کون ہے؟

س:..... واضح خواہ کے ساتھ یہ بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے صحابی کے بارے میں فرمایا تھا کہ

”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو فلاں ہوتے؟“

ج:..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا: ”لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب۔“ (ترمذی ص ۲۰۹ ج ۲)

فرعون کی توبہ کا اعتبار نہیں:

س:..... ایک شخص کا کہتا ہے کہ جب فرعون مجھے اپنے انکر کے دریائے نتل میں غرق ہوا اور ڈوبنے لگا تو اس نے کہا کہ اے موی! میں نے تمیرے رب کو مان لیا! تمیرا رب سچا اور رب سے برتر ہے پھر بھی موی! علیہ السلام نے اسے بذریعہ دعا کیوں نہیں اپنے رب سے پکوایا؟ اب وہ شخص کہتا ہے کہ بروز قیامت موی! علیہ السلام سے سوال کیا جائے گا کہ جب فرعون نے توبہ کر لی اور مجھے رب مان لیا تو اے موی! تو نے کیوں نہیں اس کے حق میں دعا کر کے اسے پکوایا؟ وہ شخص اپنی ہات پر مصر ہے کہ یہ سوال روزِ محشر موی! علیہ السلام سے ضرور کیا جائے گا۔ آیا یہ نقطہ انکر رکھنے والا شخص گناہگار ہو گا؟ وہ حنیک کہتا ہے یا اللہ؟

ج:..... فرعون کا ڈوبنے وقت ایمان لانا معتبر نہیں تھا کیونکہ نزع کے وقت کی نہ توبہ قبول ہوتی ہے نہ ایمان۔ اس شخص کا موی! علیہ السلام پر اعتراض کرنا بالکل غلط اور بے ہودہ ہے اس کو اس خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ وہ نہ صرف گناہگار ہو رہا ہے بلکہ ایک جلیل القدر نبی پر اعتراض کفر کے زمرہ میں آتا ہے۔

صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے انسان کو اعمال کی کوتاہی کی سزا:

س:..... کیا جس مسلمان نے صدق دل سے کلمہ طیبہ پڑھا ہوئے ساتھ پر ایمان ہو مگر زندگی میں قصد اکنی نمازیں اور فرائض اسلام ترک کئے ہوں تو ایسا مسلمان اپنی سزا بھجت کر جنت میں چاکے گا؟ یا بیش دوزخ کا ہی ایندھن بارہے گا؟

بیان

امیر شریعت مولانا سید عطاء ارشاد شاہ بخاری
خطبہ پاکستان قابوی احسان احمد شجاع آبادی
تجدد علم حضرت مولانا محمد عشلی باندھڑی
متذکرہ السلام حضرت مولانا اللال حسین اختر
نئت العصر مولانا سید محمد یوسف بوری
فاطح قادریان حضرت اللہ س مولانا محمد حیات
تجدد علم بتوت حضرت مولانا تاج محمد محمود
حضرت مولانا محمد شریف جالندھڑی
باندھڑی حضرت بزرگ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن
شیعہ علم حضرت مولانا محمد یوسف لڈ میاونی
بیان السلام حضرت مولانا عبد الرحمن اشعر
شیعہ علم بتوت حضرت مفتی محمد جمیل غان



حمد نبوغ

جلد: 25 شمارہ: 27 جاری: 19 نومبر 2006ء / ۱۴۲۷ھ مطابق: 22 نومبر 2006ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ جان محمد صادق استاذ کاظم
حضرت مولانا سید الحسین صادق استاذ کاظم

مدیر

نائب مدیر اعلیٰ

مدیر اعلیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم جانشی ملک عاصم مدنی صلی اللہ علیہ وسلم

مجلس ادارت

اس شمارے میں

- مولانا دا اندر عینہ آراق اسکنہ • مولانا سید احمد جمال پوری
- علامہ محمد میں حمادی • صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
- صاحب زبانہ طارق محمود • مولانا بشیر احمد
- مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی • مولانا قاضی احسان احمد

مرکزی شعبہ: محمد اور رانا چوہنی شعبہ: حشت علی جبیب ایڈوکٹ
کہونڈ گنگ: محمد فیصل عرفان منظور احمد منڈ ایڈوکٹ

زرقاونی ہر و دن ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰وار

لورپ، افریقہ، ۷۰ال، سووی عرب، تھوڑہ عرب امارات،

بھارت، شرقی و سلطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ال

زرقاونی اندر و دن ملک: فی خارجہ، خارجہ پر، شہماں: ۵۰ال و پے۔ سالانہ: ۳۵۰روپے
چیک۔ ڈرافٹ ہاتھ ملت دوزہ ختم بتوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الی یونیک خودی ۹۰کن راجح کراچی پاکستان ارسال کریں

۱	ادارہ	دی گنج
۲	مولانا سید احمد جمال پوری	مردم کی سزا
۳	سید احمدی حیدر آبادی	منف بارک
۴	مولانا محمد یوسف لڈ میاونی شہریہ	محمد رسول اللہ کاظمیانی تصور
۵	ادارہ	خروس پا یک نظر

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۰۹۲۰۰۲۳۲۶۷۸۰۰۰

Hazorri Bagh Road, Multan

Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

رائبہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمٰت (Trust)

اہم اے جاتی رہندا ہے۔ فون: ۰۰۹۲۰۰۲۳۲۶۷۸۰

Jama Masjid Bab ur Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.

Ph: 2780337 Fax: 2780340

ہاشم، عزیز الرحمن بخاری خان، سید شاہم نیکان، ملٹی، اکتوبر پر تک رسائی، مقام اعلیٰ، جامع مسجد باب الرحمٰت اہم اے جاتی رہندا ہے۔

دی مسیح، ملسم

جیوئی وی چینل کی جانب سے نشر کردہ تو ہیں رسالت پر مشتمل فلم "دی مسیح" کی آمدی سے زلزلہ زدگان کی امداد کے حوالہ سے روزنامہ جنگ کے ایک قاری کا خط موصول ہوا۔ سائل کے سوالات اور حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری دامت برکاتہم کے جوابات کو ماہنامہ "بیانات" کراچی کے اداریہ کے طور پر شائع کیا گیا۔ افادہ عام کی غرض سے یہ اداریہ ماہنامہ "بیانات" کراچی کے مکریہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

سوال: بلا تمہید عرض ہے کہ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ کے مقدس میئنے میں مملکت پاکستان کو زلزلے کی تباہ کاریوں کی بدولت شدید تقصیان پہنچا اس مشکل گھری کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک کی دینی و سیاسی شخصیں رفاقتی ادارے اور حکومت پاکستان بھی زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے کربستہ ہو گئیں، کبھی کبھی ذریعے نشریات پر پیش کرنے والا ایک شخص (پرائیویٹ) چینل جیو ٹیلی ویژن نے بھی اس سلسلے میں اپنی سرگرمیاں تحریر کر دیں، ان ہی دنوں جیو ٹیلی ویژن سے ایک فلم، جس کا نام "دی مسیح" (The Message) ہے، کی جھلکیاں بار بار دکھائی جانے لگیں اور اس فلم کے اشتہارات پاکستان کے سب سے بڑے اور روزنامہ جنگ میں بھی شائع ہونے لگے جیو ٹیلی ویژن یہ بات بھی نشر کر رہا تھا کہ اس فلم سے ہونے والی آمدی سے زلزلہ زدگان کی مدد کی جائے گی، لیکن یہ بات نہیں تھا تھی کہ فلم دیکھنے سے کس طرح آمدی ہو گی اور کس طرح زلزلہ زدگان کی مدد کی جاسکے گی؟

مولانا صاحب! جس شخص نے یہ فلم ہائی ہے، اس کا کہنا ہے کہ یہ فلم اسلام کو سمجھنے میں معاون تاثر ہو گی، غیر مسلموں کے سامنے اسلام کو صحیح طور پر پیش کیا جائے گا، یہ فلم دیکھنے سے ایمان تازہ اور مضبوط ہو گا۔ (نفعہ باللہ)

فلم کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ یہ فلم حقیقی واقعات پر مبنی ہے، اس کی تیاری کے لئے جامعا الازہر کے مفکرین اور اسکارلوں کی مدد حاصل کی گئی ہے، فلم انگریزی زبان میں بھی نظری گئی اور اردو ترجمے کے ساتھ بھی نظری جاری ہے، جس وقت میں یہ طور قلم بند کر رہا ہو، اس وقت تک اس فلم کو تم مرتبہ چلا یا جا چکا ہے، جیو ٹیلی ویژن اس فلم کا بہت چرچا کر رہا ہے اور ایسے پروگرام بھی نظر کر رہا ہے، جس میں اس فلم سے متعلق تعریفیں کی جا رہی ہیں۔ الحمد للہ! میں نے پوری فلم تو نہیں دیکھی، لیکن چند جھلکیاں دیکھی ہیں، جو آپ کی خدمت میں پیش ہیں:

فلم میں نہ صرف اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت کے دور کی منظر کشی کی گئی ہے، بلکہ بڑے بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین، مثلاً: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دیگر مقدس ہستیوں کا مختلف اداکاروں نے با قاعدہ کردار ادا کیا ہے، معاذ اللہ! حضرت

بلاں رضی اللہ عنہ کا اذان دینا، ان پر کافروں کی جانب سے سختیاں کیا جاتا، غیرہ، فلم بند کیا گیا ہے، نعوذ باللہ، حتیٰ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کا بھی کسی طعون ادا کار نے کردار ادا کیا ہے، نعوذ باللہ، فلم میں اس آدمی کا چہرہ تو واضح نہیں ہے، لیکن اسے چلتے پھرتے دکھایا گیا ہے۔

یہ الفاظ لکھتے ہوئے میرے ہاتھ کا نپر ہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ شریفہ بھرت کے واقعہ کی نعوذ باللہ منظر کشی کی گئی ہے، دکھایا گیا ہے کہ دف بجائے جارہے ہیں، لوگ انتظار میں کھڑے ہیں، ایک شخص جس کا چہرہ واضح نہیں ہے، سفید اونٹ پر سوار آ رہا ہے (نعوذ باللہ، استغفار اللہ)۔

فلم کی ایک اور جملی میں دکھایا گیا ہے کہ بت رکھے ہوئے ہیں، ایک شخص چھڑی کی مدد سے بتوں کو گرا کر توڑ رہا ہے، معاذ اللہ، میرے جان پچان کے لوگوں میں سے جنہوں نے فلم دیکھی ہے، ان کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اوپر فلم ہائی گئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینے بھرت کر جانے کے دوران غار میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قیام کرنا، غار کے منہ پر مکڑی کا جالا بنتا، کبوتر کا اندھے دینا، مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی تعمیر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمیٹس اٹھا اٹھا کر لانا، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام کرنا وغیرہ، باقاعدہ ڈائیلاگ کے ساتھ فلم لیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ۔

مولانا صاحب! مندرجہ بالا باتیں لکھنے کی مجھ میں سکت نہیں تھی، لیکن لوگ اس انداز میں یہ فلم دیکھ رہے ہیں کہ جیسے اس میں کچھ ہے ہی نہیں، میڈیا کے ذریعے یہ بات پھیلانی جا رہی ہے کہ یہ فلم حقیقی واقعات پر مبنی ہے، لوگوں کے اندر یہ زہرتیزی سے سرایت کر رہا ہے اور انہیں کچھ خبری نہیں ہے، آپ کے علم میں یہ بات لانا ناگزیر ہو گیا تھا، اس لئے بار بار توہہ کرنے کے بعد لکھنا شروع کیا، یہ سطور لکھتے ہوئے بھی توہہ کر رہا ہوں، دل خون کے آنسو درہ رہا ہے، ہاتھ کپکپا رہے ہیں، جسم پر لرزہ طاری ہے، ہائے! ان مسلمانوں کا کیا ہو گا؟ جو اتنی بڑی توہیں برداشت کر رہے ہیں؟ تو ہیں رسالت کو تو ہیں نہیں سمجھ رہے؟

مجھے ابتداء رمضان ہی میں (جب فلم کی تماش شروع کی گئی تھی) ان خرافات کا علم بذریعہ جعلکیاں ہو گیا تھا، لیکن میں یہ باتیں لکھتے ہوئے ڈر رہا تھا، کانپ رہا تھا، ہست نہیں ہو رہی تھی، کہ کہیں ایسا لکھنا بھی تو ہیں رسالت میں شامل نہ ہو جائے (یا اللہ! مجھے معاف فرم) جب یہ زہر مسلسل گھولوا جانے لگا تو مجبوراً فلم اٹھایا۔

جیو ٹیلی ویژن نے اسی پر بس نہیں کیا، بلکہ افظار کے وقت جیو ٹیلی ویژن پر دکھائی جانے والی اذان میں بھی اس فلم کے چند مناظر دکھائے گئے، یہ خرافات اس تیزی سے پھیل رہی ہیں کہ جن لوگوں نے یہ فلم یا اس فلم کا کچھ حصہ دیکھا ہے وہ اس کو رد اسکھنے پر بھی تیار نہیں ہیں، اگر سمجھاؤ تو کہتے ہیں: ”اس میں توچے مناظر دکھائے گئے ہیں۔“ بعض کا کہنا ہے کہ: ”اگر کسی کو پڑھنا نہ آتا ہو تو وہ دیکھ کر ہی اسلام کے ابتدائی حالات و واقعات کا مطالعہ کر سکتا ہے۔“

کچھ کا کہنا ہے کہ: ”بے شک اس فلم میں سیدنا ابو بکر صدیق، ابو سفیان، حضرت بلاں، حضرت ابو ایوب انصاری اور دیگر اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کردار ادا کیا گیا ہے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں بھی بولنے ہوئے نہیں دکھایا گیا اور نہ ہی واضح شکل دکھائی گئی ہے۔“ گویا ان لوگوں کے نزدیک اس فلم میں کوئی قابلِ ممانعت بات ہی نہیں پائی جاتی، اس طرح کی باتیں مسلمانوں بلکہ اپنے حلقة احباب کی زبانوں سے سن کر کیجیے پھر رہا ہے، سینہم کے مارے چاک ہوا جا رہا ہے، اے کاش! کہ زمین شق ہو جاتی اور میں اس میں سا جاتا، کاش! اسی فلم میری زندگی میں نہ بنتی۔

پہلے تو مغربی ممالک کے عسائی حضرات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر فلم بنانے کی ناپاک جماعت کی تھی، لیکن اب تو جامعہ الازہر کی مدد سے ایک نامنہاد مسلمان نے بھی ایسا کردالا، افسوس ہے! ان ناکوچہ مسلمانوں پر جو اس فلم کی تشریک کے لئے کام کر رہے ہیں اور جو فلم دیکھ رہے ہیں۔

مولانا صاحب! اب میں چند باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں، خدا را جلد از جلد جواب عنایت فرمائیے تاکہ میں اپنے مسلمان بھائیوں (جو جیوٹیلی و یڑش کے خطرناک جال میں دانتے یا نادانستہ شخص گئے ہیں اور اس لئے وی جھیل کے سکر فریب میں آ کر اس فلم کے بنانے والوں اور دیکھنے والوں کو صحیح سمجھ رہے ہیں) کے سامنے آپ کا جواب بطور دلیل پیش کر سکوں۔

☆..... جن لوگوں نے یہ فلم بنائی ہے جامعہ الازہر کے اسکالرز جنہوں نے اسے پاس کیا ہے؟ جن لوگوں نے اس فلم میں کردار ادا کیا ہے؟ فلم دیکھی ہے، نظر کی ہے، تشریک نہیں میں معاونت کی ہے یا اس فلم کے حق میں دلائل کے روکوں کو بہکایا ہے، ان کے متعلق قرآن و سنت اور فقط ختنی کی روشنی میں کیا حکم ہے؟

☆..... پاکستان کا سب سے بڑا اردو اخبار جنگ بھی اس فلم کے اشتہارات وغیرہ چھاپ کر اس فلم کی خوب شہید کر رہا ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ کیا یہ گرامی پھیلانے میں معاونت کرنا نہیں ہے؟

☆..... موجودہ صورت حال میں جنگ اخبار پر صنایع کیا ہے؟

☆..... اگر کسی نے یہ فلم یا اس کا کچھ حصہ دیکھ لیا ہو، لیکن اب تو پر کرنا چاہتا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے؟ کیا کفارہ ہے؟

☆..... بحیثیت مسلمان ہمیں اس فلم کے خلاف کس طرح کے عملی اقدامات کرنے چاہیں؟

☆..... اگر کسی شخص کو یہ فلم دیکھنے سے روکا جائے اور وہ شخص میں آکر خداخواست یہ فلم دیکھ لے تو کیا اس کا گناہ اس شخص پر بھی ہوگا، جس نے اسے یہ کروہ فلم دیکھنے سے روکا تھا؟ میں اور میرے بھائی وغیرہ اسی خیال کی وجہ سے اس فلم کا تذکرہ کرنے سے بھی ذرر ہے ہیں، کیونکہ اگر کسی سے کہا جائے تو وہ اس فلم کے حق میں طرح طرح کی تاویلات پیش کر رہے ہیں۔

مولانا صاحب! براہ مہربانی جلد از جلد جواب عنایت فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو قوت کے ساتھ ان خرافات کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو اور تمام مسلمانوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلامی میں ہی خاتم فرمائے، اللہ تعالیٰ علیے الہی حق علیے اہل حق علیے اہل سنت واجماعت کی حفاظت فرمائے، ہمیں صراط مستقیم پر چلنے اور علیم اہل سنت سے قدم قدم حرزوہ علی، کراچی پر رہنمائی لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جواب:..... جذبات سے بُری آپ کا خط پڑھ کر ایمان تازہ ہو گیا، افسوس! کہ آپ کا رمضان کا لکھا ہوا خط مجھے ادارہ جنگ میں کام کرنے والے کرم فرماؤں میں مہربانی سے آج ۲۰ / ربیع الاولی ۱۴۲۷ھ کو ملا ہے، گویا پورے آٹھ ماہ بعد یہ خط ملا ہے اور اس وقت سے اب تک حالات کیا ہے کیا ہو گئے ہیں؟ میں رمضان المبارک میں بیرون ملک تھا، واپسی پر مجھے کسی نے نہیں بتایا، ورنہ بحیثیت ایک گناہ کار مسلمان میں بھی اس پر احتجاج کرتا۔ میں نے لکھ تو دیا کہ اس پر احتجاج کرنا، مگر مجھ نہیں آتا کہ اس شرعاً کافی کرہ و اہم کا اظہار کن الفاظ میں کروں؟ اور اس داستان در دوالم کو کن الفاظ کا پیرا باب پہناؤں؟ کراچی جیسا شہر جس میں کم و بیش ڈیڑھ کروڑ کلر گو مسلمان آباد ہیں، انہوں نے یہ کیسے برداشت کر لیا کہ ان کے مقدس نبی اور رشیک ملائک صحابہ کرام ہو فلما نے کی ناپاک جماعت کی گئی، اور ان نامنہاد مسلمانوں نے مخدوشے پیٹوں دنیا جہاں کے او باشوں کو نبی امی اور صحابہ کرام کے روپ میں دیکھنے کی

ہست بھی کر لی؟ اور وہ بھی رمضان میں مقدس ماہ میں!! اے اللہ! ہمارے اس جرم کو معاف فرما۔

بلاشبہ اس ذاتِ الہی کا حلم تحقیق تھا، ورنہ اس جرأتِ گستاخی پر آسان کو حق تھا کہ آگ بر ساتا اور زمین زندہ انسانوں کو نگل جاتی۔

فلم بنانا، اس کے جواز کا فتویٰ دینا، اس کو نشر کرنا، اس کی اشاعت میں مد کرنا، اس کے جواز اور مفید ہونے کے دلائل دینا، اس کو دیکھنا، لوگوں کو اس کے دیکھنے کی طرف راغب کرنا اور بہکنا، سب حرام و ناجائز ہے۔ اس فلم کو بنانے والا مصطفیٰ عکاظ کوئی مسلمان نہیں تھا، بلکہ ایک لا دین مستشرق تھا اور غالباً اس نے اپنے آقاوں کے اشارہ پر تو میں رسالت و توبین مصحاب پر تمنی یہ بد نام زمانہ فلم بنائی اور مسلمانوں کی مقدس شخصیات کو دنیا جہان کے تجوہوں اور بدمعاذوں کی شکل میں دکھا کر مسلمانوں کے ایمان و عمل کو غارت کرنے اور ان مقدس شخصیات کی توجیہ و تتفیص کرنے کی کوشش کی۔

کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ فلم اندر ستری کے کسی حیا باختہ انسان کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت بال رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام دیا جائے؟ اس سے بڑا کریم کی کسی مسلمان کا ایمان گوارا کر سکتا ہے کہ کسی کافر، مشرک، ملعون بے دین کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر پیش کیا جائے؟ اے کاش کہ جو کام آج تک اسلام کے ازلی وشن نہیں کر سکے تھے وہ اب مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے ملک میں اور مسلمانوں کے سامنے کیا جا رہا ہے اور طرف تماشی کر اس کو اشاعت اسلام کا نام دے کر اسے دیکھنا، دکھانا اور اس کی نشر و اشاعت کو سیکھی کا نام دیا جا رہا ہے: چون کفر از کعبہ بر خیز و بکار مسلمانی!

اس فلم کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں روز نامہ جنگ اور جیوئی وی کا یہ عمل سراسر غلط ناجائز لائی صد نظرت اور گستاخانہ ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ اس اسلام و شہادت کی نسبت کی عالمی سازش کے خلاف بھرپور احتجاج کریں اور اُن وی و اخبارات کو ان کی اس اسلام و شہادت گستاخانہ پالیسی سے بازا آجائے پر مجبور کروں۔

عام لوگوں کو نہایت سلیقہ سے اس بذریعین فلم اور گھاؤنی سازش کے دیکھنے سے روکا جائے اور انہیں باور کرایا جائے کہ آقاۓ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شیر بنا، دیکھنا اور دکھانا سب ناجائز، حرام اور تو میں رسالت کے ذمہ میں آتا ہے اسی طرح ان پر واضح کیا جائے کہ اگر ایک شریف انسان اپنے ماں، باپ، استاذ، شیخ یا اپنی کسی برگزیدہ شخصیت کو قابل اعتراض نہیں عربیاں حالت میں اور کسی حیا باختہ انسان کے کردار میں دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا، تو وہ اپنے محبوب از دل و جان اور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات صحابہ کرامؓ جیسی مقدس شخصیات کو فلم کی اسکرین پر اور وہ بھی نہایت قابل اعتراض حالت میں دیکھنا کیونکر گوارا کر سکتا ہے؟

پھر جیسا کہ دوسرے ذرائع سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام نہ کردار ادا کرنے والے ان غیر مسلموں کو فلم اسکرین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت کلامی اور سند و تیز لہجہ میں بات کرتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے، جس کا تکفیف وہ اور قابل اعتراض پہلو یہ ہے کہ گویا نعمود باللہ! حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب نا آشنا اور گستاخ تھے اس سے جہاں اسلامی تعلیمات کو سخن کرنے کی کوشش کی گئی ہے، وہاں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے ریسک ملائک کردار کو بھی داغ دار کرنے کی ناپاک سعی کی گئی ہے اس سے مسلمانوں کی نیشنل پر جہاں مخفی اثرات مرتب ہوں گے، وہاں وہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے بارہ میں جو تاثر قائم کریں گے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، الغرض گستاخی پر توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔

اگر روز نامہ جنگ یا دوسرا کوئی اخبار باوجود تنہیہ کے اس بذریعین کردار سے بازنہ آئے، تو اسے اس حرکت سے بازرگانی یا سبق سکھانے کے لئے احتجاجاً اس کا بایکاٹ کیا جائے، کیونکہ آخری درجہ میں ہم اتنا ہی کر سکتے ہیں۔

جن لوگوں نے اس فلم کو صحیح جان کر دیکھا ہے، ان کو بارگاہِ الہی میں اس سے توبہ کرنا چاہئے۔ اس فلم کے سلسلہ میں مزید تفصیل درکار ہو تو حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کا ایک مضمون نامہ نامہ "فاق المدارس" ملکان دسمبر ۲۰۰۵ء میں شائع ہو چکا ہے، اس کو ملاحظہ کیا جائے، تاہم نامناہ مضمون سے اس

سلسلہ کا ایک ضروری اقتباس ذیل میں بھی نقل کر دیا جائے چنانچہ حضرت مولانا منظہ محمد تقی عثمانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں:

”اس فلم کی کہانی چار مصری نادل نگاروں تو فیض الحکیم، محمد علی ماہر عبدالحمید جودا اور عبدالرحمن شرقاوی نے لکھی ہے، امریکا میں مقام ایک شای کیونٹ مصطفیٰ العقاد اس کا ہدایت کا رہے اور برطانیہ اٹلی میکسیکو ہنگری یونان اور یورپ کے درمیان سے ادا کار اس میں کام کر رہے ہیں، روں، اسرائیل اور بھارت اس کی تیاری میں بڑی وچھی لے رہے ہیں اور ایک اسرائیلی رفاقت نے اس کے لئے اپنے رقص کی ”خدمات“ پیش کی ہیں، برطانیہ کی مدد و اللہ نے اس فلم کے اداکاروں کے لئے ملبوسات تیار کئے ہیں، میکسیکو کا ایک فلم ایکٹر انھوں نے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس پیغام سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا دردار ادا کر رہا ہے اور جن صحابہ کرام کے بارے میں اب تک یہ معلوم ہو سکا ہے کہ ان کا کروار فلم میں پیش کیا گیا ہے ان میں حضرت جعفر طیار حضرت ابوسفیان اور حضرت ہندہ شامل ہیں۔ فالی اللہ المشتكی وانا لله وانا الیہ راجعون۔

معلوم ہوا ہے کہ شروع میں تو مراکش لیبیا کویت اور بھرین نے مل کر اس فلم کی تیاری کے لئے مالی امداد فراہم کی تھی، لیکن جب مسلمانوں کی طرف سے اس پر شدید احتجاج ہوا تو لیبیا کے سواباتی تمام حکومتوں نے اس کی مالی اعانت سے باہمی تکمیل لئے، مگر لیبیا کی حکومت بڑی ترقی کے ساتھ نہ صرف مالی امداد کر رہی ہے بلکہ اس نے مراکش کے انکار کے بعد فلم کی شوہنگ کے لئے طریقہ کا علاقہ بھی پیش کر دیا ہے جہاں یہ فلم تیزی کے ساتھ تجھیل کے مراحل طے کر رہی ہے۔

عالم اسلام کے تمام معروف دینی و علمی علاقوں نے اس فلم کی تیاری پر شدید احتجاج کیا ہے، مصر کے شیخ الازہر، مجمع الجوث الاسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز اور رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سکریٹری شیخ صالح القرزاوی کے پیاتاں اس سلسلے میں شائع ہو چکے ہیں، پاکستان کے متاز اہل علم نے بھی اس پر سخت احتجاج کیا ہے۔ (ماہنامہ ”وقاق المدارس“، ملنیان، ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ)

والله يقول الحق وهو يهدى السبيل

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ضیروں کی اعلان

ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے اندر وون و پیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقايا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یادداہی کے خطوط ارسال کئے جا چکے یا۔ جن حضرات کے نام بقايا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنا م ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی بذریعہ منی آرڈر چیک یا ذرا فٹ ارسال فرما کر منون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ میں اضافی چارچ وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹر سالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی زمانے یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارچ ڈاک یہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

(ادارہ)

نوت : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔

چلی قط

مرتد کی سزا

قرآن، سنت، اجماع اور عقل کی روشنی میں

کوشش بار آور ہوئی اور اسلام سے برگشتہ ہو جانے والے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقیت قرار دے دیا گیا۔

مگر باسیں ہد پھر بھی قادیانی ارتداد کا من زور گھوڑا سر پٹ دوڑتا رہا اور قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیوں سے باز نہ آئے تو اس کے سبب باب کے لئے ایک بار پھر تحریک پڑھا اور ۱۹۸۲ء میں اتنا

قادیانیت آرڈی نیس جاری ہوا۔

لیکن قادیانی اپنے یہ ورنی آقاوں کی شہ پر ارتدادی سرگرمیوں سے باز نہ آئے تو مسلمانوں نے استدعا کی کہ پاکستان میں ارتداد کی شرعی سزا کا قانون نافذ کیا جائے۔

بلاشہ اگر روز اول سے یہ قانون نافذ کر دیا جاتا تو اسلام و شیعوں کو مسلمانوں کے دین و ایمان سے کھینچ کی طغیا جرأت نہ ہوتی اور نہ ہی مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ ہوتی۔

گویا مسلمانوں کا روز اول سے یہ مطالبہ رہا کہ پاکستان جب اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور یہ اسلامی جمہوریہ کہلاتا ہے تو اس میں قانون بھی قرآن و سنت کا ہی ہونا چاہیے لیکن چونکہ اس قانون کے نتائج سے اسلام و شیعوں کی تمام ترسازیں دم توڑ جاتیں اور ان کے منصوبوں پر اوس پر جاتی اس لئے انہوں نے اپنے اثر و نفوذ سے اس کی راہ میں اسی

فتوؤں نے سراخایا وہاں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے باشی غلام احمد قادیانی نے ڈھونی ثبوت کر کے نہ صرف ارتداد کا ارتکاب کیا بلکہ اس نے بھولے بھالے مسلمانوں کو مرتد ہانے کی ہاتھ اعدہ تحریک شروع کر دی۔

چونکہ اس وقت ہندوستان میں انگریزی اقتدار کی اقتدار تھا اور غلام احمد قادیانی انگریزی اقتدار کی پھریزی کے نیچے یہ سب کچھ کر رہا تھا اس لئے مسلمان اُسے ارتداد کی سزا کا مزہ نہ پچھا بیئے لیکن

خیم لقرد ون یعنی اسلام کے صدر اول میں جہاں دوسرے اسلامی قوانین کی بالادستی تھی وہاں سزا نے ارتداد کا قانون بھی نافذ رہا۔ اس کے بعد بھی جب تک دنیا میں اسلامی آئین و دستور کی بالادستی رہی تمام اسلامی حکومتوں میں یہ قانون نافذ ا عمل رہا۔ اسی کی برکت تھی کہ کوئی طالع آزمی مسلمانوں کے ہذبات سے کھینچنے دین و مدد کو باز بھی اطفال بنائے آئے دن نہاہب بدلتے اور اسلام سے بغاوت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔

بلکہ اگر کسی شقی ازلی نے اس حرم کی جرأت کی تو اس کا خیازہ بھگتا پڑا۔ اسود عینی میلہ کذاب و غیرہ جیسے بدقاشوں کا انجام اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ملی فیروزت کے کارنا موموں سے اسلامی تاریخ مزین ہے۔

لیکن جوں جوں اس معمورہ ارضی پر اسلامی اقتدار خلافت اسلامہ اور مسلمانوں کی گرفت دھیلی ہوتی گئی لا دین حکمرانوں کا اسلط بڑھتا گیا اور جزو استبداد کے پیغمبرباط اور گھرے ہوتے گئے تو اس کی خوست سے جہاں دوسرے اسلامی اصول و قوانین پاہل کے جانے لئے وہاں سزا نے ارتداد کے بے مثال قانون، کوئی حرفي غلطی کی طرح مطا دیا گیا۔

یہ اسی کی "سیزیدی" تھی کہ انگریزی اقتدار کے دور میں ہندوستان میں جہاں دوسرے بے شمار

مولانا سعید احمد جلال پوری

جوں ہی مسلمانان ہندوستان کی قربانیوں اور مطالبہ پر مملکت خداداد پاکستان وجود میں آئی تو مسلمانوں کا پہلا مطالبہ یہ تھا کہ اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی اس مملکت میں اسلامی آئین و قوانین نافذ کے جائیں۔

شویٰ قسمت کہ مسلمانوں کے اس مطالبہ پر توجہ نہیں دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان میں بھی اسلام و شیعوں اور خصوصاً قادیانیوں کا اثر و نفوذ بڑھنے لگا تب مسلمانوں نے ارباب اقتدار سے مطالبہ کیا کہم از کم ان کو ملت اسلامیہ سے الگ کاست تصور کیا جائے، چنانچہ قریب قریب نوے سال کی محنت و جدوجہد کے بعد مسلمانوں کی یہ

جائے گا بلکہ امریکا برتاؤ نہیں ہے جو مسیح فرانس اٹلیٰ و فنارک ہائینڈ غیرہ پوری عیسائی دنیا تہاری پشت پر ہے اور تہ دلی نہب کی صورت میں حصیں نہ صرف تحفظ فراہم کیا جائے گا بلکہ ہر طرح کے سازہ سامان کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ ملک کی شہریت بھی دی جائے گی۔

..... یہ باور کرایا جائے کہ افغانستان میں باقاعدہ امریکا اور عیسائیت کی بالادستی اور حکمرانی قائم ہے جس کی علامت یہ ہے کہ مسلمان ملک کا مسلمان حکمران اور اس کی مسلمان عدیلیہ بھی ایک اسلامی سزا اور جنگ کے نتائج میں بے بس ہے چنانچہ مرتد عبدالرحمٰن کے اس اعتراف کے باوجود کہ ”میں نے عیسائیت قبول کر لی ہے اور میں اس کے لئے اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہوں“ افغان عدالت کے چون انصار اللہ مولوی زادہ کا یہ کہنا کہ ”ناکافی ثبوت کی ہاپر اس رہا کیا جاتا ہے۔“ افغان عدالت اور افغان حکومت کی بے بسی کی واضح دلیل ہے۔

..... سزاۓ ارتداد کے اسلامی قانون اور فطرت پرمنی دستور کو تناسی بنا لیا جائے دنیاۓ عیسائیت انسانی حقوق کی تحریکوں کو اس کے خلاف بولنے کا موقع دے کر غیر منصب دنیا کے علاوہ خود مسلمانوں کے دلوں میں بھی اس کے بارے میں ٹھوک و شبہات پیدا کئے جائیں اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور اس کے نتائج کو انسانیت کی توہین باور کرایا جائے۔

چنانچہ اس واقعہ کے اخبارات میں شائع ہونے پر جہاں مددین و بے دینوں کو اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت ہوئی وہاں نامنہاد مسلمان اسکاروں کو بھی اس قانون میں کیڑے نالئے کا موقع میرا گیا۔

تو امریکا بہادر کے مند میں پانی آ گیا اور اس نے افغانستان پر قبضہ کر کے اس پر عیسائیت کا جندا لہرانے کا منصوبہ بنالیا۔

افغانستان میں امریکی تسلط کے بعد بے شمار عیسائی این جی اوز تحریک ہو گئیں افغانستان بلاشبہ بدترین مالی بدحالی کا شکار تھا اور ہے مگر باس ہد امریکا اور اس کی عیسائی این جی اوز اپنے نہ مومن مقاصد میں خاطر خواہ کامیاب نہ ہو گئیں کیونکہ مسلمان افغانستان جانتے تھے کہ ارماد کی سزا موت ہے اور مرتد ہونا موت کو گلے لگانے کے متراوف ہے۔ اس لئے آج سے چدرہ سال پہلے مرتد ہو کر جرمی پڑے جانے والے عبدالرحمٰن کو دوبارہ افغانستان لا کر اس سے مرتد ہونے اور عیسائیت قبول کرنے کا اعلان کرایا گیا جس کے پس پر وہ درج ذیل مقاصد کا فرمائجئے ہے:

الف: یہ باور کرایا جائے کہ افغانستان میں عیسائی این جی اوز کی تحریک اور کوششوں کے خاطر خواہ تنگ نکل رہے ہیں۔

ب: مسلمانوں کو زہنی اور اعصابی تباہ میں جلا کر کے عیسائیت کی بالادستی کا احساس اجاگر کیا جائے۔ *

ج: اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کو ترجیح دینے اور مسلمانوں میں قبول عیسائیت کے روحانیات کا تصویر پیش کیا جائے۔

د: قانون ارتداد اور مرتد کی اسلامی سزا کے نتائج کو اپنے اثر و نفع اور مین الاقوای دباؤ کے ذریعہ مغلط کرایا جائے۔

ه: مرتد کو تحفظ دے کر دوسرے بے دینوں کو ذہنا اس پر آمادہ کیا جائے کہ تہ دلی نہب کی صورت میں ان کو بے یارہ مددگار نہیں چھوڑا کیا جسی پر طاقت نگست و نیخت سے دوچار ہو گی۔

رکاوٹیں کھڑی کیں اور ایسے روزے اتنا ہے کہ مسلمان حکمران اس کے نتائج کی جرأت ہی نہ کر سکے۔ یوں تو مسلمانوں کا یہ قدیم ترین مطالبہ تھا اور ہے مگر گزشتہ دنوں افغانستان میں مرتد ہو کر عیسائیت قبول کرنے والے عبدالرحمٰن کے معاملے نے مرتد کی سزا کے اس قانون کی اہمیت و ضرورت کو مزید دو پنڈ کر دیا ہے کیونکہ مین الاقوای سازش کے تحت اس معمولی واقعہ کو اخبارات اور میڈیا پر لا کر جہاں مسلمانوں کو بھی نظر تشدد پنڈ کہہ کر اسلامی آئین خصوصاً سزاۓ ارتداد کے قانون کو بُری طرح نکال دیا گیا اور اس کو ظالمانہ قانون کے رنگ میں پیش کیا گیا ضرورت تھی کہ اس مسلمانی خلاف فہمیوں کے ازالہ کے لئے قارئین کی خدمت میں کچھ حقائق پیش کر دیے جائیں۔

افغانستان اور افغان قوم کا شروع سے ہی اسلام سے گمراہ شدہ رہا ہے اور افغانستان نے کبھی بھی کسی جبر و تشدد اور بیرونی دباؤ کو قبول نہیں کیا اسی طرح افغانستان میں کبھی کسی اسلام دشمن تحریک یا نظریہ کو پہنچنے کا موقع نہیں مل سکا حتیٰ کہ امیر جیب اللہ کے دور میں جب غلام احمد قادریانی نے افغانستان میں اپنے دو نمائندے بیجے تو امیر مر جوم نے باقاعدہ اسے ارتداد کا راستہ روک دیا۔

لیکن افغانستان میں جوں جوں دین و نہب سے دوری ہوتی گئی سازشی قوتیں اور ارباب کفر نے اپنے آل کاروں کے ذریعہ افغانستان کو اندر رونی سازشوں اور طوائف اہل ملکی سے دوچار کیا تو سب سے پہلے روں نے اس کو ہڑپ کرنے کی خواہش و کوشش کی مگر اسے مند کی کھانا پڑی جب روں جیسی پر طاقت نگست و نیخت سے دوچار ہو گی۔

وہ صحیح معلوم ہوتے ہوں ایسے شخص کو عربی میں تھا اور باطنی بھی کہتے ہیں۔

مرتد: مرتد وہ ہے جو اسلام کو چھوڑ کر کسی بھی دوسرے دین کو اختیار کر لے۔

ان تفصیلات کے بعد نکوہہ بالا غیر مسلموں میں سے ہر ایک کا حکم ملاحظہ ہو:

کھلا کافر: اگر ایسا شخص کسی غیر مسلم کھلا کافر ہو تو یہ شخص حربی کافر کہلانے کا اور

ملک میں رہتا ہو اور وہ ملک اسلامی ملکت سے بر سر پیکار ہو تو یہ شخص حربی کافر کہلانے کا اور

مسلمانوں پر ایسے شخص کی جان و مال عزت و آبرو کی کسی قسم کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے لیکن

اگر ایسا شخص (کھلا کافر) کسی ایسے غیر مسلم ملک میں رہتا ہو جس کا اسلامی ملکت سے دوستی کا معاهدہ ہوتا ہے تو یہ شخص مسلمانوں کا حلیف کہلانے کا اگر یہ شخص کسی

دوسری مجرمانہ مرگزیوں میں مٹوٹ نہ ہو تو مسلمان اس کی جان و مال سے تعریض نہیں کریں گے چنانچہ ایسا

شخص اگر مسلمان ملک میں ویزہ لے کر آئے تو یہ مسلمان کہلانے کا اور اس کی جان و مال اور عزت و

سماں میں کہلانے کا اور مسلمانوں پر اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ لازم ہوگا۔

اسی طرح اگر ایسا کھلا کافر کسی مسلمان ملک کا پرانا شہری ہو اور شہری واجبات یعنی جزیہ وغیرہ ادا کرتا ہو اور کسی ملک و ملت دشمنی کا مرکب نہ ہو تو

یہ ذمی کہلانے کا اور اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت و صیانت اسلامی ملکت اور مسلمانوں پر واجب ہوگی۔

مشرک: مشرک کا حکم بھی کھلے کافر کی طرح ہے۔

اس کے علاوہ دہریہ، معطل، منافق، زندقانی: زندقانی وہ ہے جو اپنے کفریہ

عقاائد پر اسلام کا ملیح کرے اور اپنے فاسد و کفریہ عقاائد کو ایسی صورت میں پیش کرے کہ سرسری نظریں

رہائش و سکونت کے اختیار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے احکام بھی

جدا جدا ہیں اس لئے ان کی اقسام، تعریف اور حکم بھی معلوم ہونا چاہئے۔

اول: غیر مسلم با اختیار عقائد و نظریات کے سات قسم ہیں:

ا: کھلا کافر: مشرک، دہریہ، معطل، منافق، زندقانی: جو مسلم اور ملک اسلامی ملکت سے بعد نکوہہ بالا غیر مسلموں میں سے ہر ایک کا حکم ملاحظہ ہو:

ب: باطنی بھی کہلاتے ہیں: مرتد۔

دوم: پھر ان سب کا باختیار بچگ و اس اور ملک: وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اس کے ملک کو کہتے ہیں، اس کے رسولوں، آخرت،

کھلا کافر: جسے کافر مطلق بھی کہا جاتا ہے وہ ہے جو علی الاعلان اسلامی اعتقادات کا مکر ہو اور اپنے آپ کو مسلمان برادری سے الگ تصور کرتا ہو تو

جسے بندوں سمجھا ہو دی اور عیسائی وغیرہ۔

مشرک: مشرک وہ ہے جو چند معمودوں کا قائل ہو یا اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی محروم بھر جو اسلامی امت کی تصریحات کی روشنی میں مانتے ہوں۔

مورثی وغیرہ کو بھی فرع و نقصان کا مال کہتا ہو۔

غیر مسلم: وہ ہیں جو آخر نضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت دین و شریعت نمکوہہ بالا تمام عقائد زمانہ کی طرف منسوب کرتا ہو اور زمانہ کو قدم مانتا ہو تو یعنی زمانہ کو یہ خالق عالم اور ازی وابدی مانتا ہو۔

معطل: معطل وہ ہے جو خالق عالم کا سرے سے مکر ہو۔

منافق: منافق وہ ہے جو ظاہراً زبانی کا کای اور جھوٹ موت اپنے آپ کو مسلمان بادر کرائے مگر اندر سے کافر ہو۔

زندقانی: زندقانی وہ ہے جو اپنے کفریہ عقاائد پر اسلام کا ملیح کرے اور اپنے فاسد و کفریہ عقاائد کو ایسی صورت میں پیش کرے کہ سرسری نظریں

غیر مسلم اپنے بعض مخصوص عقائد و نظریات اور

اس نے اس بات کی ضرورت تھی کہ قرآن و سنت اجماع امت، قیاس، فقہ و فتویٰ اور عقل و شور کی روشنی میں اس مسئلہ کی تصریحات نقل کرو جائیں۔

مگر سب سے پہلے اس کی وضاحت ہوئی چاہئے کہ مرتد کس کو کہتے ہیں؟ اور سزاۓ مرتد اکی کیا کیا شرائط ہیں؟

بلاشبہ دنیا میں یعنی والے انسان دین و مذہب کے اختیار سے دو قسم ہیں: ایک مسلمان اور دوسرے غیر مسلم۔

مسلم: وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اس کے ملک کو کہتے ہیں، اس کے رسولوں، آخرت،

بعث بعد الموت اور اس بات پر ایمان رکھتے ہوں کہ اپنی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا سچا اور آخري نبی اور آپ کے لائے ہوئے دین و شریعت کو حضرات صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسلاف امت کی تصریحات کی روشنی میں مانتے ہوں۔

غیر مسلم: وہ ہیں جو آخر نضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت دین و شریعت نمکوہہ بالا تمام عقائد زمانہ کے مکر ہوں یا ضروریات دین میں سے کسی ایک کے مکر ہوں یا اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوں، خواہ وہ اپنے آپ کو بندوں سمجھ پاری، زندگی یہودی، عیسائی، بدھ، قادریانی، مرزبانی (جو اپنے آپ کو احمدی بھی کہتے ہیں)، ذکری اور آغا خانی کہتے ہوں یا اس کے علاوہ اپنے آپ کو کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہوں، وہ سب کے سب غیر مسلم ہیں۔

پھر غیر مسلموں کی متعدد اقسام ہیں، پوچھنا

غیر مسلم اپنے بعض مخصوص عقائد و نظریات اور

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

”انما جزاء الدین“

یحابون الله ورسوله ویسعون فی
الارض فساداً ان یقتلوا اربصلبوا
وتفقطع ایدیهم وارجلهم من خلاف
او ینسفوا من الارض ”ذلک لہم
خزی فی الدنیا ولہم فی الآخرة
عذاب عظیم“ الا الذين تابوا من
قبل ان تقدروا عليهم فاعلموا ان
الله غفور رحیم۔“

(الائدود: ۳۲، ۳۳)

ترجمہ: ”بھی سزا ہے ان کی
جو لا ای کرتے ہیں اللہ سے اور اس کے
رسول سے اور دوڑتے ہیں ملک میں فساد
کرنے کو کہ ان کو قتل کیا جائے یا سولی
چڑھائے جائیں یا کاٹے جائیں ان کے
ہاتھ اور پاؤں خالف جانب سے یا دور
کر دیے جائیں اس جگہ سے یہ ان کی
رسوائی ہے دنیا میں اور ان کے لئے آخرت
میں بڑا عذاب ہے، مگر جنہوں نے توبہ کی
تمہارے قابو پانے سے پہلے تو جان لو کر
اللہ بنخشنے والا ہم بران ہے۔“

اس آیت کے ذیل میں تمام مفسرین و

حمدین نے عکل دعینہ کے ان لوگوں کا واقعہ لکھا ہے
جو اسلام لائے تھے، مگر مدینہ منورہ کی آب و ہوا ان
کو اس نہ آئی تو ان کی شکایت پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کو صدقہ کے انہوں کے ساتھ بھیج دیا
جہاں وہ ان کا دودھ وغیرہ پیتے رہے جب وہ تھیک
ہو گئے تو مرتد ہو گئے اور انہوں کے چروابے کو قتل
کر کے صدقہ کے ابتدہ بھگا لے گئے جب مسلمانوں

زندگی: چنانچہ اگر اسلامی ملکت کا کوئی

شہری زندقا اختیار کرے اور گرفتاری سے قبل از خود
اس جرم سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی
لیکن اگر گرفتاری کے بعد قبول کا انتہا کرے تو اس کی
توبہ قبول نہ کی جائے گی چنانچہ حضرت امام مالک
وغیرہ ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں کرتے، حضرت امام
ابو حیین گاہی بھی یہی ملک ہے علماء شافعی نے بھی اسی
کو ترجیح دی ہے۔

مرتد: ... اگر اسلامی ملکت کا کوئی شہری
خداخواستہ مرتد ہو جائے تو اس کے احکام ان سب

سے جدا ہیں مثلاً:

اگر مرتد ہونے والی خاتون ہو تو اس کو گرفتار
کر کے جیل میں ڈالا جائے اگر اس کے کوئی شبہات
ہوں تو دور کے جائیں اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے
اگر توبہ کر لے تو فہرما ورنہ اسے زندگی بھر کے لئے جیل
میں قید رکھا جائے تا آنکہ وہ مر جائے یا توبہ کر لے۔

اگر کوئی نابالغ بچہ مرتد ہو جائے تو یہ دیکھا
جائے گا کہ اگر وہ دین و مذہب کو سمجھتا ہے اور عقل و
شہور کے سن کو سمجھی چکا ہے تو اس کا حکم بھی مرتد ہونے

والے مرد کا ہے اور اگر بالکل پچھوڑنا اور نا سمجھے ہے تو اس

پر ارتداد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ اسی طرح

اگر کوئی مجنون یا پاگل ارتداد کا ارتکاب کرے تو اس پر

بھی ارتداد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

اگر کوئی عاقل بالغ مرتد ارتداد کا ارتکاب

کرے تو اس کو گرفتار کر کے تین دن تک اس کو مہلت

دی جائے گی اس کے شبہات دور کے جائیں گے اگر

مسلمان ہو جائے تو فہرما ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

قرآن و سنت ایجاد امت اور فتحاء

امت کا سبی فیصلہ ہے اور عقل و دیانت کا بھی بھی

تفاضا ہے۔

معاہدہ نہ ہو تو وہ بھی کھلے کا فرگی طرح ہیں اور ان
پر کسی حرم کے کوئی احکام جاری نہیں ہوں گے، لیکن
اگر کسی علاقہ اور قبیلہ کے لوگ اجتماعی طور پر مرتد
ہو کرتے پکونے لگیں تو مسلمان حکمران کو حربی
کافروں سے بھی پہلے ان کے خلاف کارروائی
کر کے ان کا قلع قلع کرنا ہو گا۔

مناقف: ... اگر کوئی منافق مسلمان ملک

میں رہتا ہو اور کسی قسم کی ملک دہشت و غمی میں ملوث نہ
ہو تو مسلمان اس سے بھی تعریض نہیں کریں گے، لیکن
اگر کوئی زندگی دہریہ، مغلیل اور مرتد اسلامی ملکت

میں رہتے ہوئے اس جرم کا ارتکاب کرے تو چاہے
وہ بظاہر کتنا ہی ان پسند کیوں نہ ہو مسلمان حکمران
اسلامی قانون کی روشنی میں اس کو اس کے اس بدترین
کردار اور گھنٹا نے جرم کی سزا دے گا، کیونکہ کسی
ملکت کے سربراہ پر پانے شہریوں کے دین و ایمان کی
حفاظت لازم ہے اور جو لوگ مسلمانوں کے دین و
ایمان سے کھلنا چاہیں ان کا مواخذہ کرنا مسلمان
حکمران کا فرض اور بیانی حق ہے اس لئے کہ ارشاد
نبوی:

”کلکم راع و کلکم

مسئول عن رعیته۔“ (مخلوٰۃ عص: ۳۲۰)

(تم میں سے ہر ایک رائی ہے

اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارہ میں
پوچھا جائے گا)

کے صدقہ مسلمان حکمران کو اپنے
شہریوں کی اصلاح کا کامل اختیار ہے، لہذا مسلمان
حکمران کو چاہئے کہ وہ ایسے نادین افراد کی ملت
دشمن سرگرمیوں پر کڑی نکاہ رکھے اور ان کی خیریہ
شرارتوں سازشوں اور شر و فساد سے اپنی رعایا کے
دین و ایمان کی حفاظت کرے۔

کر کے مرد ہو جائے اس کو قتل کر دو۔"

۳: "...عن ابن عباس رضي الله عنه قال: كان عبد الله بن سعد بن أبي سرح يكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم فما ذكره الشيطان فل الحق بالكافار فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقتل يوم الفتح فاستجار له عثمان بن عفان فاجراه رسول الله صلى الله عليه وسلم...."

(ابو داؤد: ۱۵۰ ج: ۲، نسائی: ۱۶۹ ج: ۲)

ترجمہ: "...حضرت محمد بن عباس رضي الله عنہما سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن ابی سرح، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب وی تھا اسے شیطان نے بہکایا تو وہ مرد ہو کر کفار سے مل گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیچ کر کے دن اس کے قتل کا حکم فرمایا (جس سے معلوم ہوا کہ مرد کی مرتقاً ہے ناقل) مگر حضرت عثمان رضي الله عنہما نے اس کے لئے پناہ طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پناہ دے دی (چنانچہ وہ بعد میں دوبارہ مسلمان ہو گیا)۔"

۴: "...عن انس بن علي اتى بناس من الزط بعدون وثنا فاحرقهم قال ابن عباس انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدل دينه فاقلوه۔" (سن نسائي: ۱۷۹ ج: ۲، مسند احمد: ۳۲۳ ج: ۱)

ترجمہ: "...حضرت انس رضي الله عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضي

قال: لا تذبوا بعذاب الله ولقتلهم لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: من بدل دينه فاقلوه۔" (بخاري: مص ۱۰۲۳، ج: ۲، مص: ۲۲۳، ج: ۱، ابو داؤد: ۲۲۲، ج: ۲، نسائي: مص ۱۶۹، ج: ۲، ترمذی: مص ۱۷۶، ج: ۱، مسند احمد: مص ۱۷۸، ج: ۱، مس: ۲۸۳، ۲۸۴، ج: ۱، سنن کبریٰ: میمتی: مص ۱۹۵، ج: ۸، مسند رک حاکم: مص ۵۳۸، ج: ۳، مسلکۃ: مص ۳۰۷)

ترجمہ: "...حضرت عمرہ رضي الله عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضي الله عنہما کے پاس چند زندگیں لائے گئے تو انہوں نے ان کو آگ میں جلا دیا حضرت ابن عباس رضي الله عنہما کو جب یہ قصہ معلوم ہوا تو فرمایا: میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسا عذاب نہ دو جو اللہ تعالیٰ (جہنم میں) دیں گے میں ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: "جو شخص دین تبدیل کرے اس کو قتل کر دو" کے تحت قتل کر دیتا۔"

۵: "...عن عكرمة قال قال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من بدل دينه فاقلوه۔" (نسائي: مص ۱۳۹، ج: ۲، سنن ابن ماجہ: مص ۱۸۲)

ترجمہ: "...حضرت ابن عباس رضي الله عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دین تبدیل

نے ان کو گرفتار کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سیدھے ہاتھ اور اٹلے پاؤں کاٹ دیے اور وہ جڑو میں ڈال دیے گئے پرانی مانگتے رہے مگر ان کو پرانی سمجھ نہ دیا، یہاں سمجھ کر وہ ترپ ترپ کر مر گئے۔

ای لئے امام بخاری نے اس آیت کے تحت عنوان بھی اسی انداز کا قائم فرمایا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ چونکہ مرد اور محارب تھے اس لئے ان کو قتل کیا گیا چنانچہ امام بخاری کے الفاظ ہیں:

"باب لم يسوق المرتدون المحاربون حتى ماتوا۔" (م: ۱۰۰۵ ج: ۲)

اگرچہ امام بخاری کے علاوہ دوسرے ائمہ کرام اس کے قائل ہیں کہ محارب جیسے کفار ہو سکتے ہیں، لیکن اتنی بات واضح ہے کہ اس آیت کی روشنی میں ایسے لوگ جو مرد ہو جائیں اور اللہ و رسول سے محاربہ کریں وہ واجب اتکل ہیں۔

زرائے مرد کے سلسلہ میں صحاح ست اور حدیث کی دوسری کتب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ارشادات اور حضرات صحابہ کرام کا عمل بھی منقول ہے ذیل میں اس سلسلہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

۱: "...عن عكرمة قال: اتى على رضي الله عنہ بزنادقة فاحرقهم فبلغ ذلك ابن عباس فقل: لو كثت انا لم احرقهم لنهی رسول الله صلى الله عليه وسلم"

اسلام کو چھوڑ کر مردہ ہو جائے۔“
کے: ”عن حارثة بن
مضرب انه اتى عبد الله فقال: ما
يبي و بين احمد من العرب حنة
والى سرت بمسجد لبني حيفة
فاذا هم يومنون بمسيلمة فارسل
اليهم عبد الله فجي بهم فاستابهم
غير ابن النواحة قال له: سمعت
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
يقول: لو لا انك رسول لضربت
عنقكِ فانت اليوم لست برسول
فامر قرظة بن كعب. فضرب عنقه
في السوق“ ثم قال: من اراد ان
ينظر الى ابن النواحة فبلا
بالسوق.“ (ابوداؤد: ۲۲۳؛ ح: ۲۲)

ترجمہ: ”حارثہ بن مضرب
سے مردی ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا
(اور آپ نے فرمایا کہ) میرے اور عرب
کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے پھر فرمایا
میں مسجد بن حیفہ کے پاس سے گزرا وہ لوگ
میں کذاب کے مانے والے تھے
حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان کی
طرف قاصد بھیجا تاکہ ان سے توبہ کا
مطلوبہ کرے پس سب سے توبہ کا مطلوبہ کیا
گیا سوائے ابن نواحہ کے آپ نے اس
سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو تم سے یہ فرماتے ہوئے ساختا کر کر تو
قادمنہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا (اس
لئے کہ وہ مردہ ہونے کے علاوہ مرد سیلہ

پنجے اور ان کے بیٹھنے کے لئے مندگائی گئی
تو انہوں نے دیکھا کہ (حضرت ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ کے پاس) ایک آدمی بندھا ہوا
ہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:
اس کا کیا قصد ہے؟ فرمایا: یہ شخص پہلے
یہودی تھا، پھر اسلام لایا اور اب مردہ ہو گیا
ہے، آپ نے فرمایا: جب تک اس کو اللہ اور
اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق قتل نہیں
کر دیا جاتا، میں نہیں بیٹھوں گا، انہوں نے
تمن باریہ جملہ ارشاد فرمایا، چنانچہ حضرت ابو
موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا
جب وہ قتل ہو گیا تو حضرت معاذ رضی اللہ
عنہ تشریف فرمائے۔“

۶: ”عن عبد الله قال:
قال رسول الله صلی اللہ علیہ
وسلم... لا يحل دم رجل مسلم
يشهد ان لا اله الا الله و اني رسول
الله الا باحدى ثلاث: الشفاعة
الزانى والنفس بالنفس والغارك
لدينه المفارق للجماعه.“ (ابوداؤد
ص: ۲۲۲؛ ح: ۲؛ سنانی ۱۶۵؛ ح: ۲؛ ابن ماجہ
ص: ۱۸۲؛ سنن کبریٰ تیہنی ۱۹۲؛ ح: ۸؛
ترمذی ص: ۲۵۹؛ ح: ۲؛ مسلم ص: ۵۵۹؛ ح: ۲)

ترجمہ: ”حضرت ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کل لا
اله الا اللہ کی شہادت دے اس کا خون بہانا
جائے نہیں سوائے ان تین آدمیوں کے:
ایک وہ جوشادی شدہ ہو کر زنا کرنے دوسرا
وہ جو کسی کو ناقص قتل کر دے اور تیرا دو جو

اللہ عنہ کے پاس زلط (سودان) کے کچھ
لوگ لائے گئے جو اسلام لانے کے بعد
مردہ ہو گئے تھے اور وہ بتوں کی پوچھا کرتے
تھے آپ نے ان کو آگ میں جلا دیا، اس پر
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ
”جو شخص اسلام چھوڑ کر مردہ ہو جائے اس کو
قتل کر دو۔“

۵: ”عن ابی موسیٰ قال:
اقبلت الى النبي صلی اللہ علیہ
وسلم... فقال:... ولكن اذهب
انت يا ابا موسیٰ او يا عبد الله بن
قیس الى الیمن، ثم اتبعه معاذ بن
جبل، فلما قدم عليه الفى له وسادة
قال: انزل واذا رجل عنده موافق
قال: ما هذا؟ قال: كان يهوديا
فاسلم ثم تهود، قال: اجلس! قال:
لا اجلس حتى يقتل، قضاة الله و
رسوله ثلث مرات فامر به
لقتل... الخ“ (بخاری ص: ۱۰۲۳؛ ح: ۲؛
مسلم ص: ۱۲۱؛ ح: ۲؛ ابوداؤد ص: ۲۲۲؛ ح: ۲؛
سنانی ص: ۱۶۹؛ ح: ۲؛ سنن کبریٰ تیہنی
ص: ۱۹۵؛ ح: ۸)

ترجمہ: ”حضرت ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ابوموسیٰ یا عبد اللہ
بن قیس! میں جاؤ، اس کے بعد آپ نے
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی میرے پیچھے
میں بیچ دیا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میں

قال: من غیر دینہ فاضر بوا عنقه۔ (موطای امام مالک ص: ۲۲۰، جامی الصویں ص: ۲۷۹، حج: ۳)

ترجمہ: "حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے اسے اسلام کی دعوت و داگر توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کرلو اور اگر توبہ نہ کرے تو اس کی گرون اڑا دو اور جوئی عورت اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے اسے بھی دعوت و داگر توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کر لاؤ اگر توبہ سے انکار کرے تو برابر توبہ کا مطالبہ کرتے رہو (یعنی اس کو قتل نہ کرو)۔"

امام مالک اس حدیث کی تشریع میں فرماتے ہیں:

"قال مالک و معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فيما سری والله اعلم من غیر دینہ فاضر بوا عنقه' وانه من خرج من الاسلام الى غيره' مثل الزنا و المدح والشہادہ فان اولنک اذا ظهر عليهم قتلوا' ولم يستأبوا' لانه لا يعرف توبتهم وانهم كانوا يسررون الكفر ويعلون الاسلام فلا ارجى يستاب هؤلاء ولا يقبل منهم قولهم' واما من خرج من الاسلام الى غيره واظهر ذلك فانه يستاب' فان تاب، والقتل، ذلك لو ان قوما كانوا على ذلك رأیت ان يدعوا الى الاسلام ويستأبوا' فان تابوا قبل ذلك منهم' وان لم يستأبوا قتلوا' ولم يعن بذلك فيمانرى' والله اعلم' من خرج من اليهودية الى النصرانية ولا من النصرانية الى اليهودية' ولا من بغير دینه من اهل الادیان كلها

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میں بھیجا تو فرمایا: جو شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے اسے اسلام کی دعوت و داگر توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کرلو اور اگر توبہ نہ کرے تو اس کی گرون اڑا دو اور جوئی عورت اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے اسے بھی دعوت و داگر توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کر لاؤ اگر توبہ سے انکار کرے تو برابر توبہ کا مطالبہ کرتے رہو (یعنی اس کو قتل نہ کرو)۔"

١٠: "عن جریر قال سمعت النبي صلی اللہ علیہ وسلم يقول: اذا ابغ العبد الى الشرك فقد حل دمه۔" (ابوداؤ ص: ۲۳۳، ح: ۲۱)

ترجمہ: "حضرت معاویہ بن جبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنادین تہذیل کرے اس کو قتل کرو؛ بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے کی توبہ قبول نہیں کرتے جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے۔"

١١: "عن الحسن رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم: من بدل دینه فاقطلوه" (نسائی ص: ۱۶۹، ح: ۲)

ترجمہ: "حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کر لے اس کو قتل کرو۔"

١٢: "عن زيد بن اسلم ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم

کا قاصد تھا 'ما قتل' (پس آج تم قاصد نہیں ہو اس کے بعد آپ نے (حاکم کوفہ) قرظ بن کعب کو حکم دیا کہ اس کو قتل کر دیا گیا اور چنانچہ بازار ہی میں اس کو قتل کر دیا گیا اور فرمایا: جو این نواحی کو دیکھنا چاہئے وہ بازار میں قتل شدہ موجود ہے۔"

٨: "عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده معاویۃ بن حبیدہ

قال: قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم: من بدل دینه فاقتلوه' ان الله لا يقبل توبۃ عبد کفر بعد اسلامه۔"

(مجموع الزوائد: ص: ۲۶۱، ح: ۴)

ترجمہ: "حضرت معاویہ بن

حبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنادین تہذیل کرے اس کو قتل کرو؛ بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے کی توبہ قبول نہیں کرتے جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے۔"

٩: "عن معاذ بن جبل ان

رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال له حینبعثه الى اليمن: ایما رجل ارتد عن الاسلام فادعه' فان تاب' فاقبل منه' وان لم يتتب'

فاضر عنقہ' وایما امرأة ارتدت عن الاسلام فادعها' فان تابت' فاقبل منها' وان ابیت فاستبها' (مجموع الزوائد: ص: ۲۶۳، ح: ۶)

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

میں نے اس کے قتل کا حکم دیا اور جب مجھے
اس کی اطلاع ملی تو میں ان کے اس فعل پر
راضی بھی نہیں ہوں۔"

گویا مرتد کے قتل سے پہلے استحباب اس کو قوبہ
کا ایک موقع مانا جائے تھا، جو کہ مرتد کو وہ موقع نہیں دے
یا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ترک مسجد کی
اس بے احتیاطی کو بھی برواشت نہیں کیا اور اس سے
برآت کا اخبار فرمایا۔

امام ترمذی مرتد کی سزا کے بارہ میں فتحاء
امت کا نہ ہب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"والعمل على هذا عند
أهل العلم في المرتد، واحتلفوا في
المرارة إذا ارتدت عن الإسلام
فقالت طائفة من أهل العلم تقتل
وهو قوله الأوزاعي وأحمد و
اسحق، وقالت طائفة منهم تحبس
ولا تقتل، وهو قول سفيان الثوري
وغيره من أهل الكوفة۔" (ترمذی)
ص: ۲۷۰، آنچ: ۱)

ترجمہ:—"مرتد مرد کے بارہ
میں اہل علم کا کبھی موقف ہے کہ اسے قتل
کر دیا جائے ہاں اگر کوئی خاتون مرتد
ہو جائے تو امام اوزاعی احمد اور اٹھن کا موقف
یہ ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے لیکن ایک
جماعت کا خیال ہے کہ اسے قتل نہ کیا جائے
 بلکہ قید کر دیا جائے اگر تو پر لے تو فہما ورنہ
زندگی بھرا سے جبل میں رکھا جائے۔ سفیان
ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔"

(جاری ہے)

رضی اللہ عنہ 'رجل من قبل ابی
موسى الاشعري' فسالہ عن الناس
فاخبرہ؟ ثم قال له عمر بن الخطاب
هل كان فيكم من مغيرة خبر؟
 فقال نعم، 'رجل كفر بعد إسلامه'
قال: فما فعلتم به؟ قال: قربناه
فضربنا عنقه، فقال عمر: ألا
جستموه ثلاثاً، واطعمتموه كل
يوم رغيفاً، واستبتموه لعله ينور و
يراجع أمر الله؟ ثم قال عمر اللهم
إني لم أحضر، ولم أمر، ولم أرض
اذ بلغتني۔" (موطا امام مالک ص: ۲۳۰)
میر محمد کتب خانہ جامع الاصول ص: ۲۷۹
ن: ۳)

ترجمہ:—"حضرت محمد بن
عبدالله بن عبدالقاریؓ سے مروی ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غافلیت کے دور
میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب
سے یعنی کا ایک شخص آپؓ کی خدمت میں
آیا آپؓ نے پہلے توہاں کے لوگوں کے
حالات معلوم کئے، پھر اس سے پوچھا کہ
دہاں کی کوئی نئی یا انوکھی خبر؟ اس نے کہا: جی
ہاں! ایک آدمی اسلام لایا تھا، مگر بعد میں
وہ مرتد ہو گیا، آپؓ نے فرمایا: پھر تم لوگوں
نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے عرض
کیا: ہم نے اس کو کپڑا کر اس کی گرون اڑا
وی آپؓ نے فرمایا: تم نے پہلے اسے تمن
دن تک قید کر کے اس سے توبہ کا مطالبہ
کیوں نہ کیا؟ ممکن ہے وہ توبہ کر لیتا؟ پھر
فرمایا: اے اللہ! نہ میں وہاں حاضر تھا،

الا الاسلام فمن خرج من الاسلام
الى غيره واظهر ذلك لذلک
الذى عنى به۔" (موطا امام مالک
ص: ۲۳۰) میر محمد کتب خانہ کراچی)
یعنی امام مالکؓ سے ارداد کی تعریف میں
منقول ہے کہ کوئی شخص اسلام سے نکل کر کسی دوسرے
مذہب میں داخل ہو جائے تو اس کی گرون کاٹ دی
جائے، جیسے کوئی زندگی ہو جائے ایسے لوگوں کے بارہ
میں اصول یہ ہے کہ جب زندگی پر غلبہ و تسلط حاصل
ہو جائے تو اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے، کیونکہ ان
لوگوں کی پچی توبہ کا اندازہ نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ یہ
لوگ کفر کو چھپاتے ہیں اور اسلام کا انتہا کرتے ہیں
پس میرزا (امام مالکؓ) خیال یہ ہے کہ ان کے کفر کی بنا
پر ان کو قتل کر دیا جائے، ہاں اگر کوئی اسلام سے نکل کر
مرتد ہو جائے تو اس سے توبہ کرائی جائے تو کہ کر لے تو
فہما ورنہ سے قتل کر دیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے ارشاد: "من بدل دینه فالقتلوه" کامنی یہ ہے
کہ جو شخص اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو
اختیار کر لے وہ مرتد ہے، لہذا وہ شخص مرتد نہیں کہلاتے
گا جو اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین پر تھا، اور اس
نے اپنا وہ مذہب چھوڑ کر کوئی دوسرا دین و مذہب
اختیار کر لیا، لہذا وہ اس سے توبہ کرائی جائے گی اور نہ
ہی اس کو قتل کیا جائے گا، خلا: اگر کوئی یہودی، نصرانی
بن جائے یا کوئی نصرانی، مجوہ بن جائے، خواہ وہ ذی
ہی کیوں نہ ہو، تو اس سے توبہ کرائی جائے گی اور نہ ہی
اس کو قتل کیا جائے گا۔

۱۳:—"عن عبد الرحمن
بن محمد بن عبد الله بن
عبدالقاري رحمه الله عن أبيه انه
قال: قدم على عمر بن الخطاب

صلف فاز ک

تہذیب و تکمیل کے آئینہ میں!

سک کو علم اور ادب سکھانے کا حکم دیا، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”جس شخص کے پاس کوئی لوٹھی ہو اور وہ اس کو خوب تعلیم دے اور عمدہ تہذیب و شانشیلی سکھائے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کرئے اس کے لئے دو ہر اجر ہے۔“ (کتاب النکاح، بخاری شریف)

پس جہاں تک نفس تعلیم و تربیت کا تعلق ہے اسلام نے عورت اور مرد کے درمیان کوئی امتیاز نہیں رکھا ہے، البتہ نوعیت میں فرق ضروری ہے، اسلامی نقطہ نظر سے عورت کی صحیح تعلیم و تربیت وہ ہے جو اس کو ایک بہترین بیوی، بہترین ماں اور بہترین گھروالی بنائے اس کا دائرہ عمل گھر ہے، اس لئے خصوصیت کے ساتھ

ان علوم کی تعلیم دی جانی چاہئے جو اس دائرہ میں اسے زیادہ منید ہاں کتے ہیں، مزید برآں وہ علوم بھی اس کے لئے ضروری ہیں جو انسان کو انسان بنانے والے اور اس کے اخلاق کو سنوارنے والے اور اس کی نظر کو وسیع کرنے والے ہیں، ایسے علوم اور اسکی تربیت سے آ راستہ ہونا ہر مسلمان عورت کے لئے لازم ہے، اس کے بعد اگر کوئی عورت غیر معمولی عقلی و ذہنی استعداد رکھتی ہو، اور ان علوم کے علاوہ دوسرے علوم و فنون کی اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کرنا چاہے تو اسلام اس کی راہ میں مزامنہ نہیں ہے، بشرطیکہ وہ ان حدود سے تجاوز نہ کرے جو شریعت نے عورتوں کے لئے مقرر کئے ہیں۔

بے باکی سے مباحثے کرتے ہیں اور اس کے بعد عملی تجربات کی طرف قدم بڑھایا جاتا ہے، لارکے اور لارکیاں مل کر (Petting parties) کے لئے نکلتے ہیں، جن میں شراب و سگریٹ کا استعمال خوب آزادی سے ہوتا ہے اور ناق رنگ سے پورا لطف انجام دیا جاتا ہے۔

(How can a girl get married)

اسلام کا نقطہ نظر:

اسلام میں عورتوں کو دینی اور دنیوی علوم سیکھنے کی نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے اسی قدر ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح دین و اخلاق کی تعلیم مردوں کی تعلیم و تربیت ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح عورتوں بھی حاصل کرتی تھیں، آپ نے ان کے لئے اوقات متعین فرمادیئے تھے، جن میں وہ آپ سے علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتی تھیں، آپ کی ازواج مطہرات اور خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے صرف عورتوں کی بلکہ مردوں کی بھی معلم تھیں اور ہر بڑے صحابہ و تابعین ان سے حدیث تفسیر، فقہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے اشراف تو درکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹیوں کے مقر کئے ہیں۔

سید احمد علی حیدر آبادی

مخلوط تعلیم: عصر جدید میں آزادانہ اختلاط کو فروع دینے کے لئے ایک بہت براہمیک مخلوط تعلیم بھی ہے، ایسی تعلیم گاہوں میں جذبات کو بھڑکانے کے لئے ایک پورا آتش خانہ موجود ہوتا ہے، اور ان کے بڑھتے ہوئے جذبات کی تیکین کے لئے ہر قسم کا سامان بھی کسی وقت کے بغیر فراہم ہو جاتا ہے، جس بیجان جذبات کی ابتداء بھیپن میں ہوئی تھی، یہاں پہنچ کر اس کی تھیلی ہو جاتی ہے، بدترین، نیک تر پہنچ نوجوان لاکوں اور لڑکیوں کے زیر مطالعہ رہتا ہے، عشقی انسانے نام نہاد آرٹ کے رسائل، صفتی مسائل پر نہایت گندی کتابیں اور منع حمل کی معلومات فراہم کرنے والے مضمایں، یہ ہیں وہ چیزیں جو عقوبات شباب میں، مدرسوں کا بھروسے طالبین و طالبات کے لئے سب سے زیادہ جاذب نظر ہوتی ہیں۔

مشہور امریکن مصنف ہیندریچ فان لوون (Hendrich fan loon) کہتا ہے:

”یہ لڑپچ جس کی سب سے زیادہ مانگے امریکن یونیورسٹیوں میں ہے، گندگی، نیکی اور بیہودگی کا بدترین مجموعہ ہے جو کسی زمانہ میں اس قدر آزادی کے ساتھ پہلے میں پیش نہیں کیا گیا، اس لڑپچ سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں، دونوں صنفوں کے جوان افراد ان یہ نہایت آزادی اور

کے یا اپنے خاوند کے باپ کے یا اپنے بیٹے
کے یا اپنے خاوند کے بیٹے کے یا اپنے بھائی
کے یا اپنے بھنوں کے یا اپنے بھانجوں کے
یا اپنی عورتوں کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے
یا کاروبار کرنے والوں کے جو مرد کو کچھ
غرض نہیں رکھتے یا لاکوں کے جنہوں نے
امگی نہیں پہچانا عورتوں کے بھید کو اور نہ
ماریں زمین پر اپنے پاؤں کو کہ جانا جائے
جو چھپا تی ہیں اپنا سکھار اور تو پر کروالہ کے
آگے سب مل کر اے ایمان والوں تا کتم
بھلانی پاؤ۔" (ترجمہ شیخ البند)

عورت کا دائرہ عمل:

شریعت اسلامیہ نے مردوں کو عورت کے لئے الگ
الگ دائرہ عمل طے کر دیا ہے، کب مال کی ذمہ داری
مرد کے سر کرگی اور گمراہ کا انعام عورت سے متعلق رکھا
صدیق شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
"عورت اپنے شوہر کے گھر کی
حکمران ہے اور وہی اپنی حکومت کے دائرہ
عمل کے لئے جواب دہے۔"

اس کو ایسے تمام فرائض سے سبکدوں کیا گیا جو
بیرون خانہ کے امور سے متعلق رکھنے والے ہیں مثلاً:
نماز جمعہ جاؤ جاہاز میں شرکت، عورت کے لئے ضروری
نہیں، نیز شریعت نے اس کو حرم نے بغیر سفر کرنے کی
اجازت بھی نہیں دی اس کے علاوہ اسلام نے جو نظریہ
جذب عورتوں کو دیا ہے، ہم کہتے ہیں کہ ان کے حقوق کا
واحد ذریعہ ہی ہے اس سے ان میں خود اعتمادی پیدا
ہوتی ہے، عورتوں کو کھلے چڑوں کے ساتھ باہر پڑنے کی
عام اجازت دینا ان مقاصد کے بالکل خلاف ہے جن کو
اسلام اس قدر رہیت دے رہا ہے ایک انسان کو وہ سرے
انسان کی چیز جو سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے وہ اس کا

چکے ہیں، جذب بھی ایک ایسا ہی مسئلہ ہے، مغرب نے
یہ رہائش پیدا کر کے خواتین کو اپنی ہی صرف کے
خلاف بغاوت پر آمادہ کر دیا ہے، یہ عمل ہے جس
نے خواتین سے ان کی نسوانیت چھین لی ہے، یورپ
نے پروردہ اور نقاب کو نہایت نظرت کی نگاہ سے دیکھا،
اپنے لڑپچر میں اس کی نہایت گھناؤنی اور سختگی اگلیز
تصویریں سمجھیں، اسلام کے مجبوب کی فہرست میں
عورتوں کی "قیاد" کو نہایاں جگہ دی اگر یہ کہا جائے تو
بے جانہ ہو گا کہ یہ سب مسائل "مساویات اور آزادی"
بھی غونہات سے پیدا ہوئے ہیں، ہر طرف بے جائی
اور بے شری کشت کر دی ہے، جو لاائق بیان نہیں ہے،
اسلام نے عورت کے تحقیق و عصمت کا جو تصور دیا اور
اس کے لئے جن اصول و ضوابط کا انتخاب کیا ہے آج
بھی اور قیامت تک ہر قوم کے لئے ہر میدان میں
باعث امن و امان ہیں۔

شریعی ہدایات:

شریعت اسلامیہ نے دونوں صنفوں کو اپنے
متوازن احکامات دیے ہیں جو کسی بیشی کو قبول نہیں
کرتے، اگر کوئی بھی صرف اپنے اس دائرہ سے باہر
نکلنے کی کوشش کرتی ہے تو اس کو نہادت اور شرمندگی کا
منہ دیکھنا پڑے گا۔ قرآن کریم میں پروردہ عفت و
عصمت کے تاکیدی احکام اغیار کے ساتھ اظہار
زینت کی ممانعت، غضن بھر کے متعلق خاصی مقدار
میں احکام کے مطابق دیگر احکامات پر بھی مشکل ہے:
"اور کہہ دے ایمان والیوں کو پیچی
رکھیں ذرا اپنی آنکھیں اور تھامتی رہیں
اپنے ستر کو اور نہ دکھائیں اپنا سکھار مگر جو
کھلی چیز ہے اس میں سے اور ڈال لیں
اپنی اور حصی اپنے گریبان پر اور نہ کھولیں اپنا
سکھار مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے باپ

تہذیب نہ اور مغربی خواتین کی سوچ:
ہم نے آپ کے سامنے مغربی تہذیب کی
بیانی فکر کی، ان کے نہ رے تباہی آپ کے سامنے
آئے، مغرب کی ان ہی بیانی سوچوں سے بے شمار
خراپوں نے جنم لیا، جنہوں نے عورت ذات پر اس کی
عزت و عظمت کے سارے دروازے بند کر دیے اور
اس کو ایسے گندے ماحول میں قید کر دیا، جس کے
اثرات اس کی نسل کو بغاوت پر آمادہ کرتے ہیں،
عورتوں کے ناموں کو جاہاڑ دیا گیا، اس کو بے حیائی
بے شری کا ادا بنا دیا گیا، عورتوں کو اس مقام تک لا نے
کے لئے "آزادی نسوان" بھیسے پر فریب و خوبصورت
نفرے دیئے گئے، تین یہ ماننا پڑے، گا کہ دنیا بھی
بھی عقل اور فہم رکھنے والوں سے خالی نہیں رہی، دور
اندیش تباہی کے مشاہدے کے بعد خواتین اس تہذیب
سے تغیر کا انتہا کر دی چکی، اور مغرب کی اس تحریک کو
عورت کے ساتھ بغاوت قرار دے رہی ہیں، چنانچہ
اس پر تہذیب کرتے ہوئے چند خواتین نے کہا کہ اس کا
مطلوب سوائے اس کے کچھ نہیں:

"Women compying men,
an exercisein which woman
hood has naintrensic
valve."

"عورتوں مردوں کی نقلی کریں اور
یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں نسوانیت کی
اپنی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی۔"
(ترجمہ ان دیجے نہ، توبہ نوبہ ۲۰۰۵ء)

مسئلہ جذب:

اسلام اور مغرب کے درمیان:
مغرب کے بیانی افکار سے جنم لینے والے
سماں بہت زیادہ ہیں، بعض کو ہم آپ کے سامنے رکھو

قریب کا راستہ حوصلہ ناچا ہتھی تیری طرف کجھ بوجھ اور غور فکر کی زندگی خود و قومی تحریکیں جن سے کام لینے کی عادت سالہاں سال سے چھوٹی ہوئی تھی ان سب پر مزید دہ مرغوبیت اور دہشت زدگی تھی جو ہر لفڑت خودہ غلام قوم میں فطر خاپیدا ہو جاتی ہے ان مختلف اسباب نے مل جل کر اصلاح پسند مسلمانوں کو بہت سی مغلی و عملی گمراہیوں میں جلا کر دیا ان میں سے اکثر تو اپنی پستی اور یورپ کی ترقی کے اسہاب سمجھی نہ کے اور جنہوں نے ان کو سمجھا ان میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ ترقی کے دشوار گزار راستوں کو اختیار کرتے مرغوبیت اس پر مسترا تھی اس بجزی ذہنیت کے ساتھ ترقی کا کل ترین راست جوان کو ظفر آیا وہ یہ تھا کہ مغربی تہذیب و تمدن کے مظاہر کا عکس اپنی زندگی میں اتنا لیں اور اس آئینے کی طرح بن جائیں جس کے اندر باخ و بہار کے مناظر تو موجود ہوں گردوں حقیقت نہ باخ ہوئے بہار۔

سہی بحرانی کیفیت کا زمانہ تھا جس میں مغربی لباس، مغربی معاشرت، مغربی آداب و اطوار، تھی کہ چال، ڈھال، اور بول چال، تک میں مغربی طریقوں کی نقل اتاری گئی۔ اخلاقی معاشرت، معیشت، سیاست، قانون، شائستگی تھی کہ مذہبی عقائد اور عبادات کے متعلق بھی جتنے مغربی نظریات یا عملیات تھے ان کو کسی تخفید اور کسی فہم و تدبر کے بغیر اس طرح تسلیم کر لیا گیا کہ گویا وہ آسمان سے اتری ہوئی وہی ہیں جس پر "سمعنا و اطعنا" کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

ہم نے مختلف تہذیبوں کا مختصر اتعارف کرایا ہے اور اسلامی نظریات کو پیش کر کے ہر کتب فکر کے اہل علم حضرات کو تقابلی مطالعہ اور تعالیٰ مشاہدہ کی دعوت دی ہے، ہماری درخواست ہے کہ غیر جانبدارانہ فیلم کریں اور نئی نسل کو ایک صالح معاشرہ دیں۔☆

(ختم شد)

"تمن شیطانی تو تمیں ہیں جن کی شیشیت آج ہماری دنیا پر چھاؤنی ہے اور یہ تمیں ایک جہنم تیار کرنے میں مشغول ہیں" فرش لٹڑچو جو جگ عظیم کے بعد سے جرت اگلیز رفارے کے ساتھ اپنی بے شری اور کثرت اشاعت میں بڑھتا چلا جا رہا ہے، متحرک تصویریں جو شہوانی محبت کے جذبات کو بہر کاتی ہی نہیں بلکہ عملی سبق بھی دیتی ہیں؛ عورتوں کا گرا ہوا اخلاقی معیار جوان کے لباس اور بسا اوقات ان کی برہنگی اور سگریت کے روز افروں استعمال اور مردوں کے ساتھ ان کے ہر قید و امتیاز سے نا آشنا اختلاط کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے یہ تمن چیزیں ہمارے بیان بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں۔"

اپنی پستی اور یورپ کی ترقی:

اس قدر بحث کے بعد یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ یہ تحریک مغرب سے اٹھی اور وہیں جوان ہوئی، لیکن اس کا امنڈتا سیلاپ دوسرے خلدوں میں ہنسنے والی مسلم اقوام کو کیوں بھالے گیا؟ یا انہوں نے اس وہنی غلامی کو کیوں قبول کیا؟ اس کا جواب تاریخ میں محفوظ ہے کہ اخباروں میں صدی کا آخری اور انیسویں صدی کا ابتدائی زمانہ تھا جب مغربی قوموں کا ملک گیری کا سیلاپ ایک طوفان کی طرح اسلامی ممالک پر امنڈا آیا انیسویں صدی کے نصف آخریک پہنچتے پہنچتے پیش مسلمان قومیں یورپ کی غلام ہو چکی تھیں۔ مسلمانوں کا توی غرور و غطا خاک میں مل گیا گویا نہ اتر گیا تھا اگر تو اوناں ایک طرف ذات کا شدید توازن ایسی تک مگر اب ہوا تھا ایک طرف ذات کا شدید احساس تھا جو اس حالت کو بدلت دینے پر اصرار کر رہا تھا، دوسری طرف صدیوں کی آرام طلبی اور سہولت پسندی تھی جو تبدیلی حالت کا سب سے آسان اور سب سے زیادہ

چیزوں تھیں تو ہے، نہ ہوں کو سب سے زیادہ وہی سمجھتا ہے جذبات کو سب سے زیادہ وہی ابول کرتا ہے، آپ کو یہ اعزاز کرنا پڑے گا کہ صفائی حریک میں جسم کی ساری زیشوں سے زیادہ حصہ اس فطری زہنیت کا ہے جو اللہ تعالیٰ نے چہرے کی ساخت میں رکھی ہے۔

نشوونما:

مغرب نے ایک خالمانہ اجتماعی نظام "آزادی" کے عنوان سے ال دنیا کو دیا، لیکن یہ تاریخی صداقت ہے کہ جن لوگوں نے ابتداءں اس نظام کو پیش کیا وہ خود بھی اس کے مختلط تباہ سے آگاہ نہ تھے، شاید ان کی روح کا پہ اٹھتی اگر ان کے سامنے وہ شایخ مجتبی ہو کر آ جاتے جن پر ایسی بے قید بابت اور ایسی خود سرانہ انفرادیت لازماً منتہی ہونے والی تھی اور ایسی خود سرانہ انفرادیت لازماً منتہی ہونے والی تھی، بالآخر اس تصور نے مغربی ذہن میں جز کپڑی اور نشوونما پانہ اشروع کر دیا۔

ایک انگریز مصنف "جارج رائلی اسکات" اپنی کتاب تاریخ اٹھاماں ("A history of Prostitution") میں ایک جگہ عورتوں اور خصوصاً والدین کو ان حالات کا ذمہ ادا کر رہا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"عورتوں کی آزادی کا بھی ان حالات کی پیدائش میں بہت کچھ دل ہے، گزشتہ چند سالوں میں لڑکوں پر سے والدین کی خلافت اور گرانی اس حد تک کم ہو گئی ہے کہ میں یا چالیس سال قلیل لڑکوں کو بھی اتنی آزادی حاصل نہ تھی جتنی اب لڑکوں کو حاصل ہے۔"

تمن محركات:

یہ تو جارج صاحب کا اپنا خیال تھا، لیکن ہماری نظر ایک امریکن رسالے پر جاتی ہے وہ اس بد اخلاقی کے لئے تمن اس باب کو ذمہ ادا کرتا ہے، چنانچہ رسالہ لکھتا ہے:

محمد رسول اللہ کا قادریانی تصور

اپنی تجھیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کر گیا کہ واقعی
اس کی دعوت جمیع ممالک دنیا کے
لئے تھی۔ فصلی اللہ علیہ وسلم۔” (افضل
۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء قادریانی ندویہ ص ۲۸۰)

اس نے مرزا غلام احمد کا جرم صرف یہ تھیں کہ
اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، بلکہ اس سے بھی بدتر جرم یہ
ہے کہ اس نے مغل و بروز کی من گھڑت اصطلاحات
کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرجیز کو اپنی
طرف منسوب کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہلکی زوجہ مطہرہ کا نام تھا ”خدیجہ“ تھا بلکہ بے غیرتی
اور بے حیائی کی حد ہے کہ مرزا غلام احمد نے محمد رسول
اللہ بنخ کے شوق میں ”خدیجہ“ کو بھی اپنی طرف
منسوب کر لیا مرزا کا الہام ہے:

”اذ کر نعمتی رائیت خدیجہ
میری نعمت کو یاد کرتونے میری خدیجہ کو
دیکھا۔“ (تذکرہ طبع دوم ص ۳۸۷ طبع سوم
ص ۳۲۷)

”اشکر نعمتی رائیت
خدیجہ میری نعمت کا شکر کرتونے
میری خدیجہ کو دیکھا۔“ (تذکرہ ص ۱۰۹)
افسوں ہے کہ اس کی مزید تشریع کی ایمانی
غیرت اجازت نہیں دیتی:
مرا درویش اندرول اگر گویم زہاں سوزد
وگرم در کشم ترم کہ مخراستخواں سوزد

ایک ہے کسی شخص کا نفس نبوت کا دعویٰ کرنا، اور
ایک ہے بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت و
نبوت اور کلام اور رسالت کا دعویٰ کرنا دونوں میں زمین
آسمان کا فرق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
نفس نبوت کا دعویٰ بھی کفر ہے، لیکن مرزا غلام احمد قادریانی
نے صرف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ مغل و بروز کی آڑ
میں رسالت محمد کی کوئی جانب منسوب کیا ہے وہ کہتا ہے
کہ میں نبی ہوں، مگر میری نبوت کوئی نہیں نہ
میں کوئی نبی نہیں ہوں بلکہ بروزی طور پر بعدہ محمد رسول اللہ
ہوں جو پہلے کہ میں مہبوب ہوا تھا اور اب قادریانی میں
دوبارہ اسی کا ظہور ہوا ہے۔۔۔ مرزا غلام احمد قادریانی کی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

جماعت کا ترجمان روزنامہ ”افضل“ لکھتا ہے:
”اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم
واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا
کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود پچے
اسلام کی طرف آجائو، جو سچ موعود (مرزا
غلام احمد قادریانی) میں ہو کر ملتا ہے اسی کے
ظفیل آج برلن تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں اسی
کی یورپی سے انسان فلاح و نجات کی
منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے وہ وہی فخر
الاولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو
برس پہلے رحلہ للعلیمین بن کر آیا تھا اور اب

۵: اسی بحث کا ایک اور پہلو بھی غور طلب ہے
بیسانیوں نے جب یہ دعویٰ کیا کہ ”سچ خدا کا اکٹھا بیٹا
ہے“ تو انہیں حضرت سچ کی والدہ کو معاذ اللہ! خدا کے
رشتہ زوجیت میں غسلک کرنا پڑا اسی لئے قرآن کریم
نے جہاں عقیدہ ولدیت کی تھی کی زندگی عقیدہ زوجیت
کی بھی تھی فرمائی: ”ان یہ کوئون لہ ولد و ام نکن لہ
صاحبۃ۔“ (سورہ انعام: ۱۰۱) اسی طرح جب مرزا غلام
احمد قادریانی کہتے ہیں کہ وہ بروزی طور پر (معاذ اللہ)
بعدہ محمد رسول اللہ ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہر صفت اور ہر کمال انہیں بروزی طور پر حاصل ہے
تو اس کا بدیکی نتیجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ازواج مطہرات بروزی طور پر (معاذ اللہ) مرزا
غلام احمد قادریانی سے منسوب ہیں کیا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس سے گندی گالی ہو سکتی
ہے۔۔۔ اور کوئی مسلمان جس کے دل میں زرا بھی شرم
حیا ہو وہ اس بدترین حمل کو برداشت کر سکتا ہے؟

میں یہاں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ
ازواج مطہرات کی قدر و منزل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ناموں نبوت سے زیادہ نہیں، اگر ازواج
مطہرات کے حق میں یہ دریہ وہ وہی ناقابل برداشت
ہے یہ بات سنتے ہی ایک با غیرت آدمی کی آنکھوں
میں خون اتر آتا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
رسالت و نبوت کو جو شخص اپنی طرف منسوب کرتا ہے
اسے کیوں برداشت کر لیا جائے؟

- | | | |
|--|---|--|
| <p>شامل حال رہتے ہیں۔” (ضیغم اربعین ۲)</p> <p>”مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہو گئی ہے جیروں پر بوجادے کر پا خانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آ جاتا ہے۔“ (خطوط امام نبام غلام ص ۶)</p> <p>”کوئی وقت دوران سر (سر کے پکر) سے خالی نہیں گزرتا مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے بعض اوقات درمیان میں توڑنی پڑتی ہے اکثر بیٹھنے پڑنے ریگن ہو جاتی ہے۔“</p> <p>(مکتوبات احمدیہ جلد ۷ جم ۲۰۰۲ ص ۸۸)</p> <p>”مجھ کو دو بیماریاں ہیں: ایک اور کے دھڑ کی اور ایک نیجے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔“</p> <p>(رسالہ تخفیف الازمان ج ۱۹۰۲ء)</p> <p>”ڈاکٹر میر محمد اعلیٰ صاحب... نے بیان کیا کہ میں نے کمی دفعہ حضرت مسیح موعود... سے نہ ہے کہ مجھے ہستیریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔“ (سیرۃ المہدی ص ۵۵۵ ج ۲)</p> <p>مرزا صاحب کی الجیہی کی روایت ہے کہ ”حضرت قادریٰ کو کمی دفعہ دوران سر اور ہستیریا کا دورہ بیشراول کی وفات ۲۰ نومبر ۱۸۸۸ء کے چند دن بعد ہوا تھا اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے لگے جن میں ہاتھ پاؤں خندے ہو جاتے تھے بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔“ (سیرۃ المہدی ص ۱۳ ج ۱)</p> <p>(جاری ہے)</p> | <p>۳۵ ص</p> <p>(۱۲) تلویح زنجیری (ص ۲۲۲)</p> <p>(۱۵) مسلوب القوی (آئینہ احمدی ص ۱۸۶)</p> <p>(۱۶) زیارت (نزول الحج ص ۲۰۹ حاشیہ)</p> <p>(۱۷) رنگن (مکتوبات احمدیہ)</p> <p>(۱۸) دوران سر (نزول الحج ص ۲۰۹ حاشیہ)</p> <p>(۱۹) شدید درد سر جس کا آخری نتیجہ مرگ (حیثیۃ الوفی ۳۶۳)</p> <p>(۲۰) حافظہ نہایت ابتر (مکتوبات احمدیہ جلد چشم ۳ و حج ۲۱)</p> <p>(۲۱) حالت مردی کا عدم (تربیق القلوب ص ۲۵)</p> <p>(۲۲) سنتی نامردی (مکتوبات احمدیہ جلد چشم ۲)</p> <p>(۲۳) (ص ۱۲)</p> | <p>بہر حال ”محمد رسول اللہ“ کے ساتھ ”خدیجہ“ کی نسبت مرزا غلام احمد کی نفیاٹی ذہنیت کی تائیدی کے لئے کافی ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ذرا بھی ایمانی غیرت انسانیت سے نوازا ہوا اس کے لئے اس کے دوں پہلوؤں کا مطالعہ مشکل نہیں۔</p> <p>۲: ہمارے بھائیوں کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ کیا مرزا غلام احمد قادریانی کی جسمانی و دماغی صحت ان کے اس دعوے سے کہ میں ”محمد رسول اللہ“ ہوں (کیا ثابت ہوتی ہے؟) اس بارے میں ہر عام و خاص جانتا ہے کہ وہ بہت سے چیزوں اور اراضی کا ننانا تھے جن میں سے چند اراضی کی فہرست حسب ذیل ہے:</p> <p>(۱) بدھپی (ربیوب میگی ۱۹۲۸ء)</p> <p>(۲) تشنیخ دل (ضیغم اربعین نمبر ۳ نمبر ۲ ص ۲۴ ج ۷۷)</p> <p>(۳) تشنیخ اصحاب (سیرۃ المہدی ص ۱۳ ج ۱)</p> <p>(۴) جسمانی قوی مصلح (آئینہ احمدیہ ص ۱۸۶ دوست محمد)</p> <p>(۵) دل (حیات احمد جلد دوم نمبر اول ص ۷۹ یعقوب علی)</p> <p>(۶) سل (سیرۃ المہدی ص ۲۲ ج ۱ بدر جون ۱۹۰۶ء)</p> <p>(۷) مراق (سیرۃ المہدی ص ۵۵ ج ۲ بدر جون ۱۹۰۶ء)</p> <p>(۸) ہستیریا (سیرۃ المہدی ص ۱۳ ج ۱ ص ۵۵۵ ج ۲)</p> <p>(۹) دماغی بے ہوشی (اچشم ۲۱ میگی ۱۹۳۲ء)</p> <p>(۱۰) غشی (سیرۃ المہدی ص ۱۳ ج ۱)</p> <p>(۱۱) سو سوار پیشاب (ضیغم اربعین ص ۲ جلد نمبر ۲)</p> <p>(۱۲) کثرت اسہال (نیم دعوت ص ۱۸)</p> <p>(۱۳) دل و دماغ خخت کرزو (تربیق القلوب ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب یہ رے</p> |
|--|---|--|

خبروں پر ایک نظر

قادیانی، یہود و نصاریٰ سے بھی بڑھ کر اسلام کے دشمن ہیں

مبارکباد ہوئیں کی گئی اور امید کی گئی کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتیں عقیدہ تحفظ ختم نبوت اور ترویج قادیانیت کے لئے وقف کریں گے۔ اس اجلاس میں تمام غدیریاران مولانا نور محمد ہزارویٰ حافظ عبدالرؤف، عاصم اشتیاق، محمد اسد حاجی اور عزیز باشزریزہ صیحت تمام کارکنان نے بھی شرکت کی۔

ماں، دولت و اقتدار سے سکون نہیں ملے

گا سکون صرف اللہ کے نام سے آئے گا
ماں ہم، (پر) مکتبہ انوار مدینہ ماسکو کے

سرپرست اعلیٰ مولانا قاضی محمد ارسلانیل گزگنی نے قائد حزب اختلاف و قائد جمیعت علماء اسلام مولانا فضل الرحمن اور جمیعت العلماء اسلام کے جزلیکر یزی مولانا عبدالغفور حیدری سے ملاقات کی اور ان کو اپنی کتب کا سیٹ پیش کیا۔ انہوں نے تباہ کر، بہت جلد انشاء اللہ درویش وزیر اعلیٰ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمود رحمن اللہ علیہ کی "مجلس کے سوچوں" کتاب مفترپر آرہی ہے۔ مولانا مفتی محمود کی مجلس کے سوچوں میں حضرت مفتی صاحبؒ کے نایاب اور منہرے اقوال اور ملحوظات کو تجویز کیا گیا ہے، اس کتاب کو بھی شائع کرنے کا اعزاز مکتبہ انوار مدینہ حاصل کرے گا۔ نیز برما کے مشہور عالم دین مولانا محمد صدیق ارکانی نے مفتیہ انوار مدینہ ماسکو کے سرپرست اعلیٰ مولانا قاضی محمد ارسلانیل گزگنی کی نئی کتاب تذکرہ شہدائے بالا کو

میں مساجد لایا گیا۔ اقبال ختم نبوت کا مساجد میں بھرپور طریقہ سے استقبال کیا۔ راستے میں ختم نبوت زندہ ہاڑ

مرزا یحییٰ مردوہ ہاڑ کے بھرپور فرے لائے گے۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شبان ختم نبوت کے قائدین

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغربی ممالک میں تو ہیں آمیز خاکے ایک گھری سازش کے تحت بنائے گئے ہیں اس سازش میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے انہوں

نے کہا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے بہت بڑے دشمن ہیں۔ انہوں نے بیشہ اسلام کے خلاف سازشیں

کی ہیں۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ قادیانی اگر جو

کے انجمن ہیں وہ یہود و نصاریٰ سے بھی بڑھ کر اسلام کے دشمن ہیں، کوئی قادیانی اسلامی ملک میں تبلیغ نہیں

کر سکتا، کوئی قادیانی اپنا مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں فن نیکی کر سکتا، اسلامی شعائر کو مستعمال نہیں کر سکتا،

انہوں نے عوام سے اپنی کی کہانے مچھلے اور علاقوں پر

کڑی نظر رکھی جائے کہ کوئی قادیانی ہمارے نوجوان کو در غار کر مردہ ہانے کی کوشش تو نہیں کر رہا، اگر ایسا ہوتا تو

اس کی اطاعت فوراً فخر ختم نبوت میں دی جائے آخر

میں قائدین نے عوام سے اپنی کی کہ قادیانی معمونیات خصوصاً شیزادن کا بیان کیا جائے دریں

اشاگز شدہ اتوار فخر عالی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا ہوئے۔ ان پر گراموں میں عالی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے ضلعی امیر مولانا نور محمد ہزارویٰ ضلعی جزلیکر یزی

مقبرہ مولانا محمد اکرم طوفانی کی زیر صدارت ایک پر گرام مسجد ہوا جس میں عالی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا

مقبرہ ایوب صدیق اور صدر شبان ختم نبوت عاصم اشتیاق نے خطاب کیا۔ ان تمام قائدین کو قافلہ کی ٹھلل

سرگودھا (پر) عالی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کی مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ تحفظ ناموں

رسالت کے پروگرام ہر علاقہ میں رکھے جائیں خصوصاً ہر علاقہ کی بڑی مسجد میں بختدار پر گرام

ہونے چاہیں اس مسلمہ میں تقریباً ۲۰ سے زائد پر گرام تکمیل دیے گئے جو مختلف مساجد سرگودھا کوں پر گرام اور پیلک ہاں میں منعقد ہوں گے تمام پر گرام ہر اتوار

بعد نماز عصر تا عشا منعقد ہوں گے اس مسلمہ کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے، جن میں تقریباً ۱۰ سے بڑے پر گرام

ہو سکے ہیں، جن کی تفصیلی روپوٹ درج ذیل ہے: مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر اس سرگودھا جامع مسجد بلاک

۲۳ جامع مسجد بڑی منڈی جامع مسجد بلاک ۲۴ جامع مسجد نہڈ منڈی چوک بلاک ۹ جامع مسجد سنگھ بلاک

۲۵ جامع مسجد بلاک ۱۲ جامع مسجد محمدی بلاک

۱۶ جامع مسجد ابوحنین والریاضی روڈ یہ تمام پر گرام

عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بزرگ تحریکت شیر پنجاب مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کی سرپرستی میں منعقد

ہوئے۔ ان پر گراموں میں عالی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے ضلعی امیر مولانا نور محمد ہزارویٰ ضلعی جزلیکر یزی

قادری ایوب صدیق اور صدر شبان ختم نبوت عاصم اشتیاق نے خطاب کیا۔ ان تمام قائدین کو قافلہ کی ٹھلل

گے۔ مرحوم کے لئے دعائے ملکرست بھی کی گئی۔
دفتر ختم نبوت حیدر آباد میں

ہفتہ وار درس قرآن

حیدر آباد (پر) عالی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کی جانب سے تجھٹے چھ ماہ سے ہفتہ وار درس قرآن کی ترتیب کا آغاز کیا گیا ہے اہل محل اور شہر کے مختلف حصوں سے جماعتی کارکن ذوق شوق کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ حیدر آباد الطیف آباد کے نامور علماء، کرام تشریف لا کر اپنے اپنے مخصوص انداز میں درس قرآن ارشاد فرماتے ہیں، ذاکر عبد السلام قریشی امیر مجلس حیدر آباد مختی محدث شیخ طفیل دارالعلوم مسجد مفتی شاہ المؤمن صاحب استاذ دارالعلوم مظاہر العلوم صفتی عامر صاحب طفیل عائز صدیقہ مسجد حضرت مولانا عبدالرحمٰن شمس الدین جامعہ شیخ نور نسوانا مسجد عاصم صاحجزاہد مولانا رعنواز جمال پوری بھیتے نامور علماء تو حیدر رسالت، ختم نبوت اور فتنہ قادریت پر پہ مفتر بیانات فرماتے ہیں، مولانا عبدالرحمٰن نے اپنے خطاب میں ناموسی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں صحابہ کرام کو اونچی آواز میں بات کرنے سے منع فرمایا اور ان کو اس بات کی تعلیم دی کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوں وہاں کسی کو اپنی آواز اونچی کرنے کی اجازت نہیں ہے اور جو لوگ اپنی آوازوں کو (اوچا) بلند کریں گے تو ان کے اعمال شائع ہو جائیں گے، جی کہ قرآن کریم میں اپنی آواز بلند کرنے پر اگر اعمال شائع ہو جائے میں اپنی آواز بلند کرنے کے لئے اپنی کو اونچی آواز آج کے درمیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو قائم رکھیں گے۔ صاحجزاہد عالم زیب خان ان کی سماجی خدمات کو بیعتہ زندہ اور جاری رکھیں انہوں نے کہا کہ عقیدہ کی اصلاح ضروری ہے رسول

رس تھی ہے۔ مظالم برداشت کر کے زمین نگر ہو جو کی بے عدل و انصاف کی لہروں کے انقلاب میں زمین جھومن رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم چاہتے ہیں کہ لوگوں کا دل شاکر ہن جائے اور زبانِ ذاکر ہن جائے۔ اللہ کے بندوں کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کی سہانی آواز آج پوری کائنات میں گونج رہی ہے کہ "لوگوں اپنے رب کو راضی کر لوازی میں دنوں جہاںوں کی کامیابی ہے۔" انہوں نے کہا کہ اللہ کا نام سب سے بڑا ہے اس کو یاد کرنے والے لوگ بڑے لوگ ہن جاتے ہیں۔ جوانی کی موت کا بڑا صدمہ ہوتا ہے، جوان زیادہ مرتے ہیں جہاں سے پر آنے والے لوگ عبرت حاصل کریں، موت کا حقیقی علم کسی کو نہیں کہ س وقت آئے گی اور آباد گھروں کو برداشت کرے گی؛ قبریں لوگ تیار کر رہے ہیں اپنے عزیز و اقارب کو قبریں میں دفن کر رہے ہیں مگر عبرت نہیں حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل و کرم سے شادی و علی و نعموں میں ہم نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز لوگوں کو سنائی ہے ہر فلاح ایسا ہے کہ بعد و مرا بڑا اعلان یہی ہو گا کہ آج پیدا ہونے کے بعد و مرا بڑا اعلان یہی ہو گا کہ آج فلاں مرگیا اس اعلان سے پہلے ہر بندہ اپنی قبر کی فخریگزار زبان نہیں دل تو موجود ہے مگر دل کی اصل خوراک نہیں ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مختلف مساجد میں درس قرآن کریم دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ناقدری جب کی جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے تو مونج نے جب ناقدری کی تو پانی کی ٹھیکنی میں عذاب آیا اور جادو برداشت کر دیتے گئے انہوں نے کہا کہ قرآن کریم آواز نگارہ ہے کہ مجھے پڑھا جائے مجھے سمجھا جائے اور مجھ پر عمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ساری کائنات فانی ہے حقیقت میں قرآن پاک کی آواز ہی سہانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کہ اللہ کی زمین قرآن کے مقدس لفاظ کے لئے

شجاع آبادیٰ محمد عبدالرحمن؛ قاری حنفیہ احمد، قاری سیف اللہ رحمنی کے علاوہ کثیر تعداد میں شرکاء اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس کی غرض و نایت مولانا عبدالرازاق مجاہد نے بیان کی اور امیر محترم قاری مشتاق احمد رحمنی کی دعا سے اجلاس ختم ہو گیا۔

فتنه قادیانیت کی طرح فتنہ پرویزیت کے خلاف بھی جہاد کیا جائے، طلوع اسلام پورے ملک میں اسلام کے نام پر مسلمانوں میں گمراہی پھیلارہا ہے:

مولانا عزیز الرحمن ثانی

لاہور (پر) جامع مسجد مدنی الحمد کا لوئی اقبال ٹاؤن لاہور میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت قاری نذیر احمد نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماء مولانا عزیز الرحمن ثانی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت اطاعت رسول کو رسول خدا کی کیفیت کی تینی بلکہ گورنمنٹ کی اطاعت کا نام دیا جا رہا ہے۔ اللہ سے مراد اللہ بنی بلکہ قوانین خداوندی یا قوانین نظرت مراد لئے جا رہے ہیں۔ قرآنی حقوق کو حقیقی ناقص کی کسوئی پر پر کہ کر جھلایا جا رہا ہے۔ اسلام کے معماشی نظام کو اشتراکیت کا معماشی نظام ثابت کیا جا رہا ہے، جو ان تحریکات اور تاویلات کا انکار کرے اسے اسلام سے گمراہ قرار دیا جاتا ہے پوری امت مسلمان ان انکار و تحریکات کی روشنی میں اسلام سے خارج قرار دی گئی ہے، یہے دین حق کے خلاف استعمال کی دوسرا سازش کر سلمان اسکی مرکزیت ختم ہو جائے اور دین یعنی کاشیروزہ بکھر جائے، گھرگ لانہور کا نام نباد بزم طلوع اسلام و جاہلیت کا علمبردار ہے جو پاکستان کے کوئے کوئے میں جدید ترین ایجاد غلامی کی کیوں لیات کو استعمال

مخل جم نعمت و عامر چیمہ شہید کا نفرس قصور (پر) ۸/ جون برز جمعرات بعد نماز عشاء مسجد الحرم قصور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اهتمام مخل جم نعمت و عامر چیمہ شہید کا نفرس زیر سرپرستی قطب الاقتاب حضرت سید نصیس شاہ الحسین مظلہ اور زیر صدارت حاجی فضل حسین اور حاجی سلامت علی منعقد ہوئی۔ تلاوت جناب قاری محمد ارشد محمود صاحب گوجرانوالہ نے مارج رسول ببل جن حیدر آباد (پر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے خطبہ جمع میں کہا کہ توہین رسالت کے قانون کو حکومت نیز مہڑ بنانے کے منصوبے ختم کر دے و گرفہ ایسے حالات پیدا ہوں گے جس کا حکومت وقت مقابلہ نہیں کر سکے گی، مظفر گڑھ کی عدالت میں توہین رسالت کے جرم کے قتل سے حکومت سبق حاصل کرے۔ مولانا محمد نذر عثمانی بخاری جامع مسجد کنزی میں خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ اہانت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑا جرم ہے اور اس جرم کے مرکب کو معانی یا اس کے ساتھ زی نامکن ہے، جو منی کے اخبار کے ایڈیٹرنے توہین آمیر خا کے شائع کرائے تو عازی عامر شہید چیمہ نے عازی علم الدین شہید کی یاددازہ کر دی، چوک پرم مظفر گڑھ میں توہین رسالت کا واقعہ اور اس کا اعلان ہے کہ مسلمان ناموس رسالت پر کوئی سودے بازی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں، حکومت ہوش کے ناخن لے اور توہین رسالت کے قانون کو موثر طور پر ملک میں نافذ کرنے بعد نماز جمع و فرقہ ختم نبوت میں سالانہ ختم نبوت کا نفرس کنزی ۶/ جولائی ۲۰۰۶ کے سلسلے میں مشاورت ہوئی، جس میں ناظم کنزی میان عبدالواحد صاحب میان ریاض احمد صاحب، مولانا محمد امان اللہ جناب کیل بھائی اور مولانا محمد نذر عثمانی نے خصوصی شرکت کی۔

الله صلی اللہ علیہ وسلم کی توجیہ کرنے والا مسئلہ کذاب ہوا یا مسئلہ پنجاب مولانا قادیانی، سب کے سب مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

توہین رسالت کے قانون کو غیر موثر کرنے والے مظفر گڑھ کے واقعے سے سبق حاصل کریں: مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد (پر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے خطبہ جمع میں کہا کہ توہین رسالت کے قانون کو حکومت نیز مہڑ بنانے کے منصوبے ختم کر دے و گرفہ ایسے حالات پیدا ہوں گے جس کا حکومت وقت مقابلہ نہیں کر سکے گی، مظفر گڑھ کی عدالت میں توہین رسالت کے جرم کے قتل سے حکومت سبق حاصل کرے۔ مولانا محمد نذر عثمانی بخاری جامع مسجد کنزی میں خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ اہانت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑا جرم ہے اور اس جرم کے مرکب کو معانی یا اس کے ساتھ زی نامکن ہے، جو منی کے اخبار کے ایڈیٹرنے توہین آمیر خا کے شائع کرائے تو عازی عامر شہید چیمہ نے عازی علم الدین شہید کی یاددازہ کر دی، چوک پرم مظفر گڑھ میں توہین رسالت کا واقعہ اور اس کا اعلان ہے کہ مسلمان ناموس رسالت پر کوئی سودے بازی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں، حکومت ہوش کے ناخن لے اور توہین رسالت کے قانون کو موثر طور پر ملک میں نافذ کرنے بعد نماز جمع و فرقہ ختم نبوت میں سالانہ ختم نبوت کا نفرس کنزی ۶/ جولائی ۲۰۰۶ کے سلسلے میں مشاورت ہوئی، جس میں ناظم کنزی میان عبدالواحد صاحب میان ریاض احمد صاحب، مولانا محمد امان اللہ جناب کیل بھائی اور مولانا محمد نذر عثمانی نے خصوصی شرکت کی۔

قادیانیت مذہب کی بنیاد پر کم اور فاشی کی بنیاد پر زیادہ آگے بڑھتی ہے قادیانی امیر ڈاکٹر دل بندنے بھی حیدر آباد تھل میں یہ مشن آگے بڑھایا اور اس بنیاد پر علاقہ کے بااثر افراد سے مخصوص تعلقات قائم کئے اس علاقہ میں مذہبی شور بھی نہ ہونے کے برادر ہے اسی کی کی وجہ سے قادیانی کی آدمیوں کا انہیں خراب کرنے میں کامیاب ہو گئے جن میں ایک حافظ قرآن بھی تھا۔ بھکر ختم نبوت کے درکار وہاں کے حالات سن کر بے ہیں تھے مگر کوئی راست نہیں ملتا تھا کیونکہ قادیانی جہاں اپنی گرفت مخصوص کرتے تھے وہاں بندہ کے خلاف جھوٹا پوچھنے والا کرتے تھے کہ یہ شرارت کرے گا اس سلسلہ میں کچھ نہماں نہماں مذہبی رہنماؤں کا بھی کرواد ہے جو کہ صرف اور صرف حد کی وجہ سے اس پوچھنے والا کا حصہ بنتے ہوئے تھے۔ محترم القام جناب رضی اللہ خان نیازی ایڈوکیٹ نے ہم سے اپر بھر پورہ بادوکھا کہ حیدر آباد تھل میں قادیانی مسئلہ کا کوئی حل نکالا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے غائبہ امداد کی بصیرتی اسلام آباد تھل حیدر آباد تھل کا ایک نوجوان مولانا عبد اللطیف دینی تعلیم سے فارغ ہو کر آیا اور اس نے حالات کا جائزہ لیا ۲۰۰۵ء میں فصلوں سے فارغ ہو کر حجت گریوں میں ہم سے پاس آیا اور مجھ سے جمد کا وقت لیا۔ چنانچہ بندہ مقررہ وقت پر بصیرتی اسلام آباد تھل کیا وہاں بھی کچھ افراد مرزاںی ہوئے تھے اور بااثر تھے بندہ نے جمد کی تقریر میں قادیانیت کے تاریخ پر بھی بھیرنے قادیانیوں نے ہمیں تقریر پیش کری اور ایک گم نام آدمی کی طرف سے ایس اچ او حیدر آباد تھل تھانہ بھیج دی اور ساتھ ہمیں مولانا عبد اللطیف کو نامزد کر دیا پہلیس کے ہاتھ مولانا عبد اللطیف تو نہیں آیا اس کے والد کو گرفتار کر لیا بندہ کو فون موصول ہوا رشت خان نیازی ایڈوکیٹ سے مشورہ کیا نیازی صاحب حرکت میں آئے اور ان کے ایک ٹیلیفون نے عبد اللطیف کے والد کو رہا کروادیا رقم مولانا عبد اللطیف اور چند

میں تحریک چلی جس میں دس ہزار بے گناہ مسلمانوں کو گولیوں سے چھٹی کیا گیا۔ مگر ختم نبوت کے پروافنوں کے جذبات مختلط ہونے کی وجہے مزید مشتعل ہوئے۔ ۱۹۷۸ء کی تحریک میں شہداء کی قربانیاں رنجک لائیں اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تراویدیا گیا اور اقتدار ان کے سامنے خلا مانہ باحتجاج باندھے ہے بس و بے اختیار ہیں اور ان کے آلہ کا رہنے ہوئے ہیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ آج قادیانیت اپنے انعام کو حقیقی چکی ہے میں سلام پیش کرتا ہوں اپنے اکابرین اور اسلاف کو جنہوں نے منزل تک پہنچنے کے لئے اپنے خون پریسکی قربانیاں دیں ان قربانیوں کا پیغام ہے اس امت کو کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے سرپر کفن باندھ کر میدانِ عمل میں آئیں، مسلسل ان دجالی قتوں کی وجہ سے امت آج پھر کسی امیر شریعت کی لکار کی منتظر ہے کہ وہ اٹھے اور پروزیت کے خلاف اعلان چہاد کروئے اسے پھر کسی انتہر کا انتظار ہے کہ قادیانیت کی طرح دشمن رسالت پروزیت کو بھی کیفر کرواریک پہنچا کر اس کی بساط پیٹ دی جائے۔

حیدر آباد تھل، قادیانیت کی پسپائی

بھکر (رپورٹ: ڈاکٹر دین محمد فریدی) حیدر آباد تھل ضلع بھکر صوبہ بخار کا انتہائی پسمندہ علاقہ ہے۔ اس علاقہ میں تعلیم بھی نہ ہونے کے برادر ہے، علاقہ بارانی ہے، فصلوں کا دراوہ مدار بارش پر ہے، عام اکثر بھیز بکریاں پال کر گزار کرتے ہیں، یہاں سرکاری زمینیں الٹ ہوئیں تو کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانیوں نے بہت فائدہ اٹھایا اور ایوب خان کے دور میں وفاقی حکومت میں موجود قادیانیوں نے کئی پلاٹ انتہائی سستے واموں الٹ کر قادیانیت کی تبلیغ کے لئے راہ ہموار کر لی، حیدر آباد تھل میں اپنا ایک خاص نمائندہ ہو یو پیٹھک ڈاکٹر کی حیثیت سے قائم کر دیا جو کہ آج کل ضلع بھکر کے قادیانیوں کا امیر ہے،

دریں اشا اقرار جمال القرآن جو ہر ٹاؤن کے زیر انتہام سالانہ عظمت قرآن کا فرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماء مولانا عزیز الرحمن ہانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان قرآن و حدیث کی برکت اور بزرگوں کی محنت اور دعاویں سے قائم ہے لیکن قادیانی ٹولہ پاکستان پر امریکی تلاٹ کے لئے کبش ہے اور قادیانی پاکستان کے ہے بخے کرنے کے لئے میں الاقوامی سازشوں کا حصہ بن چکے ہیں اس لئے قادیانیوں نے اسیلی کافیصلہ قبول کیا اس اتفاقے قادیانیت آرزوی نیس پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ فتنہ زخمی ساتھ کی طرح اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ فتنہ قادیانیت امت مسلم کے لئے ناسور تھا اس کی سرکوتی کے لئے ۱۹۵۳ء

طور پر مزایت سے پاک ہوگا۔ دیبا توں کی طرف سے چالی گئی تحریک رنگ لائے گی۔

سانحہ ارتھال

پنوں عاقل (پر) عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل کی شوریٰ کے رکن اور مجلس کے درینہ ملکی کارکن حضرت مولانا محمد صین جوتوی کے برادر اکبر ارباب علی خان جوتوی بقفالے الجی انتقال کر گئے۔ درین اشام مجلس کے بزرگ ساتھی حاجی عبدالغنی شیخ صاحب کی الجی محترم بھی انتقال کر گئیں۔ ان اللہ و ان الیه راجعون۔ قارئین سے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی اچیل ہے۔

☆☆☆

رسالت پر کس طرح اس نے کچھ اچھا لانا؟ اس پر پونے دی گھنٹ سادہ لوح دیبا توں کو ان کی زبان میں بات سمجھائی، پھر حضرت امام اہل سنت انحرافی مولانا عبدالستار تونسی کا سیر حاصل پیان ہوا یہ ایک تاریخی کانفرنس تھی سالوں کی پڑی ہوئی گرداصف ہوئی ختم نبوت پر مسلمانوں کا ایمان ایسا چکا کہ اب اس بھی اور علاقہ کے مسلمان مزایت کو برداشت کرنے کے لئے تاریخیں وہاں ایک موت ہوئی مرزائی امیر فاتح خوانی کے لئے پہنچا۔ مسلمانوں نے اس کو محظی سے کمال دیا۔ ملک صادق محلو قادری کو مسلمانوں نے صرف اس ہاپر کو وہ مرزائی کیوں ہوا ذائن سے اتار دیا کہ مرزائی مسلمانوں کے ساتھ سفر نہیں کر سکا۔ انشاء اللہ جلد ہی وہ وقت آنے والا ہے جب ضلع بھر کمل

نوٹ: یہ پیش کیم شوال ۱۴۲۷ھ تک گئے ہے

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھرائی جزای نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل ہونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

خادم علماء حق: حاجی الیاس علی عز

امک مساجد بھی
اس پیشکش سے
فائدہ اٹھائیں

سنارا جیولز

صرافہ بازار میٹھا در کراچی نمبر 2 فون: 2545080-2545805

عبدالحق گل محمد اینڈ سنزر

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھا در کراچی

فون: 2545573

ساتھیوں کے ہمراہ ایس ایچ او حیدر آباد تھل سے ملا میں نے پوچھا کہ کیا یہاں تادیبا یہاں نے اپنی تبلیغ سے کچھ مسلمانوں کو مرزائی بنا لیا ہے؟ ایس ایچ اونے کہا: ہاں بنا لیا ہے میں نے کہا کہ ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کرتے ہیں آپ نے مرزائیوں کو کیوں نہیں پکڑا؟ انہیوں نے کہا کہ یہ فرقہ داریت ہے میں نے آئین پاکستان سامنے رکھی اور اس کی دفعہ ۳۲۶۰/۳ دفعہ ۱۰۶/۳ دفعہ ۲۹۸-بی دفعہ ۲۹۸-سی دیکھائی کریا۔ کیون پاکستان کے مطابق ہے؟ گزناہ کرتا ہے تو مجھے کریں والد کو جگ دکریں یا اسی بہت ہوئیں۔ ایس ایچ اونکی بھی میں بات آئی ہے پھر اس سال بھتی اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنس ۱۱/۲ مارچ ۲۰۰۶ء کو رکھی گئی جس میں مناظر اسلام انحرافی میں یادگار سلف حضرت مولانا عبدالستار تونسی دامت برکاتہم راقم المخدوف اور مولوی محمود الحسن فریدی کا پیان ہونا قرار پا یا۔ قادیانیوں نے ختم نبوت کانفرنس منسوخ کرنے کے لئے ہر بے حرbe استعمال کئے علاقے سکھ بہرے بوڑھوں کو در غلایا کہ فساد ہو جائے گا جلسہ تو کرو گردنیں محمد فریدی شاآنے یہ بڑا افسادی ہے مگر مرزائیوں کے تمام حرbe ناکام ہو گئے۔ کانفرنس سے تین یوم پہلے تمام مرزائی علاقہ چھوڑ کر فرار ہو گئے جس کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں کے خوسطے بہت بلند ہوئے۔ اس علاقے کے لئے ۱۱/۲ مارچ تاریخی دن تھا پہلے وہاں صرف مزایت کی تبلیغ تھی مسلمانوں کی طرف سے کوئی آواز نہیں اٹھتی تھی۔ اس جھوٹی بھتی میں اس دن ایک مثالی کانفرنس تھی۔ مولوی محمود الحسن فریدی نے سازھے بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک تقریبی نماز ظہر کے بعد امام کا یہاں شروع ہوا۔ اشتعالی کی طرف سے ختم نبوت کے اعلان میں کیا حکمت تھی؟ اور مقام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکات میں کیا ہے؟ مرزائیوں کا بچپن جوانی اور دعویٰ نبوت اس کا کردار اور اس کا دعویٰ نبود باللہ محمد رسول ہونے کا اور مقام

نقد انعامات

اسکول کے طلبہ کیلئے خوشخبری

شاندار انعامات

پروگرام

23

جولائی

ختم نبوت کا پرورشگار

پاکستان اسلامی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

بروز اتوار

بمقامِ وپس گارڈن، نزد بلوچ فلاٹی اور

کوئنڈ بک اور تفصیلات کے لئے

محمد طاہر محسن: 0334-3105315، سیم نواب: 0300-3716592

ضروری اعلان

سالانہ ختم نبوت کا نفلس، سالانہ رِقادِ یानیت کو رس، سہ سالہ مرکزی انتخابات

..... اسال پیغمبوں سالانہ ختم نبوت کا نفلس مسلم کا لوئی چاہنگر میں ۲۲ ستمبر ۲۰۰۶ء برہز جمعرات بجھوٹ کو ہو گی۔ انشاء اللہ

..... کا نفلس کے موقع پر سالانہ رِقادِ یانیت کو رس مسلم کا لوئی چاہنگر کے شرکاء سال ۱۴۲۷ھ کو ادا و ظاہر انعامی کتب دی جائیں گی۔

..... ۲۲ ستمبر برہز جمع جامع مسجد ختم نبوت مسلم کا لوئی چاہنگر میں صحیح کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عموی کا اجلاس ہو گا جس میں صرف مجلس عموی کے ارکان شریک ہوں گے اور آئندہ سال کے لئے امیر مرکزی اور نائب امیر کا انتخاب کریں گے۔

تمام جماعتی رفقاء سے اپیل کی جاتی ہے کہ:

☆..... اپنے اپنے علاقائی انتخابات مکمل کریں اور مجلس عموی کے منتخب ہونے والے اراکین کے مکمل پیدہ جات سے آگاہ فرمائیں تاکہ انہیں دعوت نامے جاری کئے جائیں۔ سالانہ رِقادِ یانیت کو رس کے لئے اپنے اپنے علاقوں سے زیادہ طباہ کو تجویز کیجیں۔

☆..... سالانہ ختم نبوت کا نفلس کے لئے ابھی سے بھرپور تیاری شروع کریں۔

(مولانا) عزیز الرحمن جاندھری

(مرکزی ہاتھ اٹھی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بمقام جامع مسجدِ حرمہ نبی مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالری چکری

کورس رد قادیانیت وعدیت



نامور علماء مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے انشاء اللہ

بتایخ ۲۶ اگست ۱۹ ستمبر ۲۰۰۶ء ۳۵ شعبان ۱۴۲۷ھ

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو گذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب رد قادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسنادی جائیں گی اور بہتر پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ گذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
- پتہ تریل درخواست دفتر عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

علمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ۰ پناب نگر ۰ چنیوٹ ضلع جہنگیر
زیر انتظام ۰ فون: 047-6212611